رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۴۵

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

مسئول مدیر — ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـ۔

رؤسا و جاگیرداران سے ″ ے۶

عام خریداران سے ″ ۵

″ ″ ششماہی ۳

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۷ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۶ ستمبر ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

اخبار اہل حدیث ص۱
انتخاب الاخبار ص۳
وہابیت پر بہتان ص۳
قادیانی مشن ص۴
پنڈت راجہ رام صاحب شاستری کو چیلنج - ص۵
عرس نامہ شاکر ص۷
وید درشن ص۸
دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ خیز ص۹
مذاکرہ علمیہ بابت فوٹوگرافی . . . ص۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۱
متفرقات ص۱۳ - ملکی مطلع ص۱۵
اشتہارات ص۱۶

67552

اخبار اہل حدیث

(از مولوی عبدالحکیم صاحب آزاد مظفرپور مولانگری مدرس فیض عام مئو)

مذہب اہل حدیث اے مظہر شان حدیث
تو نے روشن کر دیا دین نبی کی شان کو

جان و دل سے پیروی کرتا ہے احمد کی یہی
سامنے رکھتا ہے انکے فعل اور فرمان کو

آتا ہے میدان حق میں جب کبھی یہ جنگ کو
توڑ دیتا ہے یہ اپنے خصم کے برہان کو

خصم اسکا عہد پر اپنے نہ رہتا ہے کبھی
مستقل رکھتا ہے اپنے عہد کو پیمان کو

ہیں مناظر شیر پنجاب اور فاتح قادیان
آپ نے پورا کیا ہر خصم کے ارمان کو

حکیم احمد سے کبھی باہر نہ ہو آزاد تو
کیونکہ کہتا ہے برا ہر شخص نافرمان کو

تقویۃ الایمان مکمل۔ مصنفہ مولانا اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ۔ جس میں تذکیر الاخوان، رسالہ صارق الاشرار، رسالہ راہ سنت و خط مولانا صاحب موصوف و فتوی

انتخاب الاخبار

مقامی حالات بلدیہ امرتسر کے محکمہ پیدائش و اموات کی رپورٹ مظہر ہے۔ ۲۱۔ اگست سے ۳۰۔ اگست تک ۳۳۶ بچے پیدا ہوئے اور ۲۵۸ مرگئے۔ جن میں سے صرف ایک موت ہیضہ سے واقع ہوئی۔

— بلدیہ کے ایک اجلاس میں سپرنٹنڈنٹ میونسپل مدارس کا معاملہ پیش ہوا۔ چونکہ مذکورہ محکمہ کی بابت اکثر ممبران کو شکایت تھی اس لئے اکثر کونسلر صاحب نے موصوف کو معطل کرنے کی پرزور درخواست کی گئی۔

— امرتسر، سیالکوٹ اور گورداسپور کے اضلاع میں لگے زئی قوم کو زراعت پیشہ قرار دیدیا گیا ہے۔

— امرتسر میں چند دنوں سے گرمی بھر زوروں پر ہوگئی ہے۔ لوگ بارش کے لئے بیتاب ہیں۔ ناظرین باران رحمت کے لئے دعا کریں۔

پنجاب و ہندوستان حضور نظام حیدرآباد دکن مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کے چانسلر مقرر ہوگئے ہیں۔

— تھیاگلی کی اطلاع مظہر ہے کہ وادی گندب میں آزاد سرحدی قبائل افغانان اور سرکاری افواج میں تصادم ہو جانے سے قبائل کے چالیس افراد ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے اور سرکاری افواج کے پانچ سپاہی ہلاک اور ۱۲ زخمی ہوئے۔

— بنگال کونسل نے مزید تین سال کے لئے مقامی گورنمنٹ کو خاص اختیارات دیدیئے ہیں۔

— راولپنڈی میں شہید گنج کانفرنس ختم ہوگئی ہے اس کی صدارت پیر جماعت علی شاہ صاحب علیپوری نے کی تھی قرار پایا کہ تمام امکانی طریقوں سے جن میں سول نافرمانی بھی شامل ہو مسجد شہید گنج واپس لی جائے اس ضمن میں صدر موصوف کو پہلا ڈکٹیٹر مقرر کیا گیا ہے اور ان کو اختیار دیا گیا کہ جب چاہیں سول نافرمانی شروع کردیں۔

— بمبئی سے ۳۱۔ اگست کو ۱۔ کروڑ ۴۱ لاکھ ۵۹ ہزار ۹۵۹ روپیہ کا سونا غیر ممالک کو بھیجا گیا ہے

بیرونی ممالک جاپان میں ایک نئی وبا نمودار ہوئی ہے جس سے مریض کو پہلے غنودگی ہوتی ہے پھر کھانا پینا چھوٹ جاتا ہے اور حلق خشک ہو جاتا ہے صرف ٹوکیو میں اس وبا کے ۱۱۱ کیس ہوئے ہیں جن میں سے ۵۶۔ اموات واقع ہوگئیں۔

— ضلع ٹوکیو میں کثرت باراں کے باعث زبردست سیلاب آیا۔ آٹھ ہزار مکانات زیر آب اور تین ہزار افراد خانماں برباد ہوگئے مالی نقصان بہت ہوا ہے۔

— ملکہ بلجیم بادشاہ کے ہمراہ موٹر میں سیر کر رہی تھیں۔ موٹر بے بس ہوکر درخت سے ٹکرا گئی جس سے ملکہ کی موت واقع ہوگئی۔ اور بادشاہ مجروح ہوئے۔

— ملک معظم شہنشاہ جارج ہیجم کے تیسرے بیٹے ڈیوک آف گلاسٹر کی نسبت الائس مونٹیگ ڈگلس سکاٹ سے ہوگئی ہے۔

— مسولینی ڈکٹیٹر اٹلی نے اعلان کردیا ہے کہ اگر جنیوا میں اٹلی کے خلاف نہر سویز بند کردینے کا فیصلہ ہوگیا تو اٹلی جمعیت اقوام سے علیحدہ ہو جائیگا۔ اور جو حکومت بندش کا معاملہ چھیڑیگی اس سے جنگ کریگا جس میں ایک کروڑ جانیں ضائع ہونگی۔ نیز اس نے دو لاکھ نوجوانوں کی بھرتی کا اعلان کردیا ہے۔

— حال ہی فرانس اور اٹلی میں ایک خفیہ معاہدہ ہوا ہے جس کی خصوصیت یہ ہے کہ اگر نازیوں نے آسٹریا میں کوئی شورش کی تو فرانس اٹلی کی امداد کریگا اور ابی سینیا میں جنگ کی صورت میں فرانس اٹلی کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرے گا۔

— لندن دفتر خارجہ حکومت برطانیہ کی طرف سے اعلان شائع ہوا ہے کہ تمام برطانوی رعایا کو اٹلی یا ابی سینیا کی فوج میں بھرتی ہونیکی ممانعت کی گئی ہے خلاف ورزی کرنیوالے کو دو سال قید اور پانچسو پونڈ جرمانہ کیا جائیگا۔

مضامین آمدہ منشی محمد عبداللہ معمار ۳ عدد۔ اللہ دتہ مسلمانان چنلو۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل۔ فرخ حسین۔ شیخ قاسم علی۔ سید امیر شاہ جیلانی۔

غیر مقبولہ نقض عہد۔ معیار نبوت۔ سورہ بقر کی تفسیر اور گائے کی اہمیت۔

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲)

کیا اچھا ہوتا کہ مرحوم کے ورثا اس سکول کو خود لے لیتے اور اس سکول کا نام عبدالرحمن اہل حدیث ہائی سکول رکھ دیتے تو مرحوم کا نام بھی ہمیشہ روشن رہتا اور جماعت اہل حدیث کی ضرورت بھی پوری ہو جاتی اور یہ جماعت بھی زندہ جماعتوں میں شمار ہوتی۔ ورنہ چندہ لینے وقت برادران یوسف سبز باغ دکھا کر چندہ لے لیتے ہیں اور جب کام نکل جاتا ہے تو پھر کسی اہل حدیث کو نہیں پوچھتے پس اس توقع سے دونوں فائدہ اٹھانا چاہئے۔

دوسری گذارش یہ ہے کہ مرحوم نے حضرت مولانا ابو الوفاء صاحب مدظلہ کی معرفت اہلحدیث کانفرنس کو دعوت دی تھی کہ اپنا آیندہ اجلاس بنارس میں کرے کانفرنس نے بہت ہی شکریہ سے اس دعوت کو قبول کرلیا تھا۔ مرحوم کی طویل علالت نے کانفرنس کا اجلاس نہ ہونے دیا اور کانفرنس نے کسی اور مقام پر بھی اپنا اجلاس نہیں کیا۔ افسوس کہ اب مرحوم ہم میں نہیں ہیں کہ اپنے وعدہ کو پورا کریں۔ ساتھ ہی اسکے خوشی بھی ہے کہ مرحوم کے سچے جانشین موجود ہیں۔ بس کیا ہی اچھا ہوتا کہ مرحوم کے ورثا اس دعوت کو تکمیل تک پہنچاتے مجھے یقین ہے کہ مرحوم کے ورثا کانفرنس اہل حدیث کے اجلاس کے بنارس میں منعقد کرانے کے سلسلہ میں جو کچھ کرینگے ان سب کا ثواب مرحوم کو پہنچیگا اور مرحوم کی روح شادکام ہوگی۔ مرحوم کے ایصال ثواب کیلئے توحید و سنت کی اشاعت سے بڑھ کر اور کیا کام ہوسکتا ہے۔ مجھے پوری امید ہے کہ میری ان دونوں گذارشوں پر مرحوم کے ورثا ضرور غور فرمائینگے۔ جماعت اہل حدیث نتیجہ کی منتظر ہے۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ

(ایک خادم جماعت اہل حدیث از ضلع مراد آباد)

آہ! عبدالحلیم ناظم مرحوم مولوی عبدالحلیم ناظم صدیقی مدیر محدث جو کل دنیا میں سرگرم عمل تھے ۲۳۔ اگست ۳۵ء کو خدا کی رحمت کی آغوش میں چلے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم خوش خلق، زندہ دل اور ادیب و فطرتی شاعر تھے۔ عمر صرف ۲۴ سال کی تھی۔ اس کم سنی کے باوجود رحمانیہ کے مدرس، محدث کے مدیر اعانہ کے نائب مدیر تھے۔ باوجود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۷ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ

وہابیت پر بہتان

(۳)

گذشتہ پرچے میں اس سلسلہ کا نمبر ۲۴ ختم ہوا ہے۔ آج نمبر ۲۵ سے شروع ہوتا ہے۔

اعتراض ع۲۵ } ثناء اللہ وہابی نرالی مجتہد صاحب فرماتے ہیں۔ فرشتوں کا وجود نہیں فرشتے چونکہ مجردات ہیں۔ اس لئے اُن کے پروں سے ان کے قویٰ مراد ہیں۔ رسالہ ترک اسلام صہ۱۳۹ سطر۲ نمبر۸۶ مطبوعہ اہلحدیث۔ یہی وجہ ہے کہ یہ شخص سراج امت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ جیسے پاکباز اور ماہرین قرآن و حدیث و اصحاب کشف جیسے بزرگوں کی تقلید اور اُن پر قرآنی و حدیثی تحقیق میں اعتبار و حسن ظن کی تردید کیا کرتا ہے اور ان سے بدظن کرنے کی کوشش کیا کرتا ہے۔ تاکہ پھر قرآن و حدیث میں اپنے طبع زاد ڈھکوسلے منوا سکے۔ جیسے کہ مرزا علیہ ما علیہ نے کیا۔ اور اگر سلف پر اعتماد اور ان کی تقلید دنیا میں رہ گئی تو پھر ان کی ملحدانہ تفسیریں ٹھکرا دی جائینگی"

جواب ع۲۵ } ائمہ کرام خصوصاً امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے تو ہم کو دلی محبت ہے۔ مگر تمہارے جیسے دروغ بافوں نے ان ائمہ کرام کو بھی بدنام کر دیا ہے۔ شرک و بدعت کی رسومات میں تو تم کو پلاؤ زردہ اور مٹھائی کھانے کو ملتی ہوگی جھوٹ بولنے اور افترا کرنے میں تم کو کیا ملتا ہے۔ محبوبہ سعاد (عربیہ) کا عاشق اس کے مواعید کاذبہ سے تنگ آکر کہہ اٹھا تھا ؎

ما مواعیدھا الا الاباطیل

(اس کے وعدے سارے جھوٹ ہوتے ہیں)

یہی حال اس الد الخصام پارٹی کا ہے ان کو مطلق خدا کا خوف نہیں، مخلوق سے شرم نہیں کہ ہم جھوٹ بول کر کسی فریق یا شخص کو بدنام کرتے ہیں۔ حقیقت کھل جانے پر رسوائی کس کی ہوگی۔ دیکھو تم نے ترک اسلام کے جس نمبر کا حوالہ دیا ہے اس میں فرشتوں کے انکار کی بجائے یوں لکھا ہوا ملتا ہے:۔

بے شک قرآن شریف میں فرشتوں کا ذکر ہے روحانیت کا سلسلہ جو خدا نے پیدا کیا ہے اس میں ایک نوع فرشتوں کی بھی ہے۔ (جواب ع۸۶)

ناظرین! للہ اس عبارت کو دیکھ کر بتائیے کہ یہ فرشتوں کا انکار ہے یا اقرار۔ کیا اس کے بعد ہمیں بھی اجازت ہوگی کہ اس ٹریکٹ نویس کو مخاطب کر کے کہیں ؎

انت کریہ الوجہ مستقبح الکذب

اعتراض ع۲۶ } گدھا یا سؤر اگر کان نمک میں گر کر نمک ہوجائیں تو وہ نمک پاک ہے۔ اور اس کا کھانا بھی حلال ہے۔ کتاب نزل ابرار صہ۵ نقل از اخبار الفقیہ مورخہ ۵ ع۱۹۱۹ء۔ مگر ہم پر جو اس قسم کا وہابیہ الزام لگاتے ہیں وہ ان کی جہالت ہے۔ بلکہ وہاں اگر ہے تو وہابیہ کا مذہب بیان کیا ہوا ہے۔ جیسے کہ ان کتابوں سے ثابت ہو رہا ہے۔ لہذا وہابیہ بتائیں کہ تمہارے بڑوں نے اس مسئلہ میں کس آیت و حدیث سے سند لی۔ اور اگر غلطی کی تو تقلید چھوڑنے میں کونسا نفع ہوا؟"

جواب ع۲۶ } کہتے ہیں کسی ملک میں نکٹے (ناک کٹے) لوگ بستے تھے۔ سالم ناک والوں کی ایک جماعت ان کے ہاں چلی گئی۔ نکٹوں نے قبل اس کے کہ ان کو طعن دیا جاتا سالم ناک والوں کو ناکو، ناکو کہہ کر چھیڑنا شروع کیا۔ یہی حال ہمارے معزز مخاطب کا ہے۔ اخبار الفقیہ (جو خود اسی کا بھائی بلکہ اسی کی زبان ہے) سے اقتباس لیکر پیش بندی کرتا ہوا کہتا ہے کہ ہمارے ہاں جو ایسے مسائل ہیں وہ وہابیہ کا مذہب ہے۔ اللہ! اللہ! کیسی ہوشیاری سے بکف چراغ داشتہ چل رہے ہیں اس لئے ہم ایک ایسی کتاب کا حوالہ دیتے ہیں وہ اگر ہماری ہے تو ہم خوشی سے اسے قبول کرنے کو تیار ہیں مگر یاد رکھنا اگر وہ کتاب ہماری ہوگئی تو تم ہمیشہ ہمارے دست نگر رہوگے۔ سنئے! وہ کتاب درمختار ہے جو فقہ حنفیہ کا مستند فتاویٰ ہے۔ اس میں یہ مسائل لکھے ہیں الفاظ سننا چاہو تو سنو!

ولا ملح کان حمارًا اور خنزیرًا (باب الانجاس)	گدھا یا خنزیر وغیرہ کان نمک میں گر کر نمک ہو جائے وہ نجس نہیں۔

تم جانتے ہو اگر نہیں جانتے تو کسی جاننے والے سے پوچھ لو کہ درمختار نزل الابرار سے صدیاں پہلے کی تصنیف ہے اور وہ حنفی مذہب کی مستند کتاب ہے۔

اعتراض ع۲۷ } مقلدین کو نماز میں امام نہ بنایا جائے۔ چونکہ تقلید شرک ہے پرچہ اہلحدیث ثناء اللہ ۱۳"

اہلحدیث کا مذہب۔ مصنفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۶ ؍ پتہ دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

جواب ۲۷ } ناظرین! اس ظالم کی چالاکی اور دورنگی دیکھئے کہ پہلے نمبر ۱ میں لکھ آیا ہے کہ اخبار اہلحدیث کا اڈیٹر مشرک ہندو کے پیچھے بھی نماز جائز کہتا ہے۔ یہاں بحوالہ اخبار اہلحدیث لکھتا ہے مقلدین کو امام نہ بنانا چاہئے کیونکہ وہ مشرک ہیں مگر اخبار اہلحدیث کی صحیح تاریخ نہ وہاں بتاتا ہے نہ یہاں۔ حقیقت یہ ہے کہ دونوں دعووں میں مفتری اور بہتان ساز ہے۔ (باقی آیندہ)

قادیانی مشن

قادیانی مسیح مسیحیوں پر غالب آیا یا مغلوب ہوا؟

ہاتوا بُرہانکم اِن کُنتم صادقین ط

اخبار الفضل مورخہ ۲۳ ۔اگست میں ایک مضمون نکلا ہے جس کا ملخص یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اتنا بڑا کام کیا ہے کہ حضرت عیسٰی کی الوہیت توڑ دی جو عیسائی مذہب کا بنیادی پتھر ہے۔ کس طرح توڑی؟ اس طرح توڑی کہ حیات مسیح علیہ السلام کے عقیدہ کی تغلیط کر کے ان کی موت ثابت کر دی۔ حالانکہ واقعہ اسکے برخلاف ہے۔ جس کی تفصیل مع ثبوت آج ہم پیش کرتے ہیں اور قادیانی پریس کو چیلنج کرتے ہیں کہ ہمارے پیش کردہ ثبوت کا جواب دے۔

جون ۱۸۹۳ء میں امرتسر میں مرزا صاحب کا عیسائیوں کے وکیل ڈپٹی آتھم سے مباحثہ ہوا مضمون مباحثہ "الوہیت مسیح" تھا۔ جس میں مرزا صاحب مبطل تھے اور عیسائی مثبت۔ اس مباحثہ کی روئداد مطبوعہ ملتی ہے۔ اس مباحثہ کے خاتمہ پر مرزا صاحب نے جو اظہار رائے کیا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں:-

"میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا۔ میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالےٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسا ڈال دیا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جلشانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کریگا ضرور کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی" (جنگ مقدس صفحہ ۱)

اہلحدیث | ناظرین با انصاف ان الفاظ پر غور کریں تو دو نتیجوں پر پہنچیں گے۔ (۱) یہ کہ مرزا صاحب کا یہ تاریخی مناظرہ کچھ زیادہ قابل فخر نہ تھا بلکہ ایسا ہی تھا جیسے عام طور پر مناظرین کیا کرتے ہیں۔

(۲) دوسرا نتیجہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کا طرۂ امتیاز وہ پیشگوئی ہے جو آتھم کے متعلق کی گئی ہے یعنی وہ بسزائے موت پندرہ ماہ کے عرصہ میں مر جائیگا یہاں پہنچ کر مطلع صاف ہے۔ کیا یہ طرۂ امتیاز مرزا صاحب کو حاصل ہوا؟ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حسب پیشگوئی مرزا صاحب ڈپٹی آتھم کی عمر کا آخری دن ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تھا مگر موت ان کی ۲۷۔ جولائی ۱۸۹۶ء کو واقع ہوئی (کتاب انجام آتھم صفحہ ۱) یعنی میعاد پیشگوئی (پندرہ ماہ) سے قریباً دو سال بعد۔

مرزا صاحب ایسے خام نہ تھے کہ اسکو بے عذر اور لاجواب چھوڑ جاتے آپ نے اس پر خوب عذر تراشے اور (بقول مریدین) بڑے بڑے دنداں شکن جواب دیئے مگر سب سے اچھا جواب وہ ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

ڈپٹی آتھم بہرحال فوت ہو چکا ہے میعاد کے اندر مرا یا میعاد کے باہر مرا آخر مر تو گیا۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۹/۱۳۰)

یعنی میعاد پندرہ ماہ کی کوئی پابندی نہیں۔ اگر یہ بدظنی کسی کو پیدا ہو کہ اصل میعاد پندرہ ماہ تھی اور کل میعاد ۳۰ ماہ سے بھی اوپر ہوئی۔ کیونکہ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء سے ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء تک پورے ۲۲ ماہ ۲۲ یوم ہوتے ہیں۔ یہ اچھی میعاد ہے کہ کل مدت وقت موعود کے ڈیوڑھے سے بھی زیادہ ہو گئی۔ تو اس کا جواب بالکل آسان ہے جو ہم مرزا صاحب کی طرف سے دیتے ہیں کہ دنیاوی عدالتوں میں بسا اوقات اصل رقم سے سود کی رقم اضعاف مضاعفہ (دگنی، چوگنی) پر ڈگری ہوتی ہے۔ اگر آتھم کو اصل میعاد سے ڈیوڑھی مدت مل گئی تو اعتراض کیا؟ ایسے معترض کو کہہ دینا چاہئے ؎

تو آشنائے حقیقت نۂ خطا اینجاست

ناظرین! | للہ غور کیجئے۔ کہ ابطال الوہیت مسیح کا مباحثہ تو معمولی بات تھی اصل مدار مباحثہ (پندرہ ماہی پیشگوئی) کا یہ حال ہوا کہ پادری آتھم سوا سال سے تجاوز کر کے قریباً دو سال بعد فوت ہوا۔ جس پر مسیحی لوگ اس قدر خوش تھے گویا انہوں نے فلسطین فتح کر لیا بازاروں میں اتنا شور مچاتے پھرتے تھے کہ الامان! عیسائیوں کے رجز یہ اشعار میں سے ایک دو شعر یہ ہیں ؎

پنجۂ آتھم سے ہے مشکل رہائی آپ کی
توڑ ہی ڈالیں گے وہ نازک کلائی آپ کی
کچھ کرو شرم و حیا تاویل کا اب کام کیا
بات اب بنتی نہیں کوئی بنائی آپ کی
ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب پر سبقت لے گئی ہے بیحیائی آپ کی

ناظرین کرام! | ان واقعات کو مطالعہ کرنے کے بعد فیصلہ آپ کے ہاتھ ہے کہ قادیانی مسیح مسیحیوں پر غالب ہوا یا وہ ان پر غالب ہوئے؟ ؎

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب کے مشہور الہاموں کی تردید۔ مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب۔ قیمت ۹ ر (۳۸۲) رنجا

پنڈت راجہ رام شاستری کو کھلا چیلنج

(از طرف پنڈت آتما نند صاحب ست دھرم منڈل بٹالہ)

پریم پوجیہ شری پنڈت راجہ رام جی! ست نام۔

۴۔ جنوری ۱۹۳۵ء کو میری اور آپ کی ملاقات شری لال چند لائبریری ڈی۔ اے۔ وی کالج میں ہوئی تھی اور میں نے آپ سے مندرجہ ذیل چند سوالات کئے تھے:۔

(۱) ویدوں کے بعض سوکتوں کے رشی (مصنف) کبوتر بعض کے نیل کنٹھ۔ بعض کی سرما نامی کتیا۔ بعض کے بندر بعض کی جال میں پھنسی ہوئی مچھلیاں۔ بعض کے اربد اور ایراوت نامی سانپ، بعض کے جوا کھیلنے والے پانسے بعض کے آگ، پہاڑ اور ستلج، بیاس وغیرہ دریا ویدوں میں لکھے ہیں اور جن کا کلام اکثر وید منتر ہیں۔ آپ بتلادیں کہ یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ ان حیوانوں اور بے جان آگ، دریاؤں، پہاڑوں وغیرہ نے وید منتر بنائے، بولے یا سمجھے؟ چنانچہ آپ خود بھی نرکت ۲۔ ۲۵ و ۲۶ میں رگ وید منڈل ۳ سوکت ۳۳ منتر ۵ و ۶ کا ترجمہ یوں لکھتے ہیں کہ:۔

"ہے جل (پانی) والیو! دیوتاؤں کے لئے سوم کے تیار کرنے والے میرے وچن (کلام) کو آدر کے لئے مہورت بھر اپنی پربل گتیوں (زوردار بہاؤ) سے ٹھہر جاؤ تاکہ میں پار ہو جاؤں۔ میں جو کشک کا پتر (بیٹا) ہوں رکشا (حفاظت) چاہتا ہوا اونچی مستی سے سندھو کو لکشیہ (دریا کو مخاطب) کرکے بلاتا ہوں (رگوید ۳۔۳۳۔۵) کشک کا پتر (بیٹا) کشک راجا ہوا ہے ××× وشوامتر کے اس وچن (کلام) کا ندیوں (دریاؤں) نے اتر (جواب) دیا "۔ جس کی بھجا (بھجا کے ایک دیش ہاتھ) میں بجر (تلوار) ہے اُس اندر نے ہمیں کھودا ہے۔ اُس نے جلوں (پانیوں) کے گھیرنے والے ورتر کو مار گرایا۔ وہی سندر ہاتھوں والا ہمارا پریرک دیو ہمیں سمندر کی اور (طرف) لے جا رہا ہے۔ اُس کی پریرنا (تحریک) میں ہم پھیلی ہوئی جاتی ہیں (رگوید ۳۔۳۳۔۶)

وشوامتر کو اس پرکار نشیہ۔ مد کرکے انت نہ (آخرکار) اُس کی بات کو سنتی بھیں "۔ (بلفظہٖ)

اسی طرح رگوید ۸۔۶۷۔۵ کا ترجمہ آپ نے نرکت ۶۔۲۶ میں یوں کیا ہے کہ:۔

"ہے (اے) آدتیو! مارا جانے سے پہلے ہم جیتے ہوؤں کی طرف دوڑ دے (اے) پکار کے سننے والو کہاں ہو؟ (رگوید ۸۔۶۷۔۵) جال میں پڑے ہوئے متسیوں (مچھلیوں) کا یہ آرش۔ رشی بچن (کلام) بتلاتے ہیں۔ متسیہ (مچھلیاں) جل میں چلتی ہیں انھوں (دیا) ایک دوسرے کو بھکشن (کھانے) کے لئے پرستن (خوش) ہوتی ہیں "۔ (بلفظہٖ)

پنڈت چندمنی پروفیسر وید گوروکل کانگڑی بھی یوں ترجمہ کرتے ہیں:۔

"یہ وید وچن (منتر) مچھیارے کے جال میں پھنسی ہوئی مچھلیوں کی اُکتی (کلام) ہے "۔ (بلفظہٖ)

جس سے صاف ثابت ہے کہ یہ وید منتر دریاؤں ستلج اور بیاس اور مچھلیوں کا کلام ہیں۔ اور ان میں وشوامتر ابن کشک راجہ کا مذکور پائے جانے سے ثابت ہے کہ رگوید منتر مہرشی وشوامتر ابن راجہ کشک والیٔ قنوج کی تصنیف ہیں۔

(۲) ویدوں میں راجوں اور رشیوں کے حالات پائے جانے سے تو ارتخ نیز یہ ثابت ہے کہ وید اُن راجوں اور رشیوں کے مابعد کی تصانیف ہیں جن کا حال وید منتروں میں درج ہے۔ مثلاً رگوید ۱۰۔۹۸ منتر ۵ و ۷ کا ترجمہ آپ نرکت ۲۔۱۱ و ۱۲ میں یوں لکھتے ہیں کہ:۔

"رشٹی شین کا پتر (بیٹا) دیواپی رشی دیوتاؤں کی کلیانی متی۔ یگیہ میں پکارے ہوئے اوشیہ (ضرور) ورشٹی (بارش) لائیگے اس متی کو جانتا ہوا ہوتا کے کرم میں بیٹھا وہ اوپر کے سمندر (انترکش) سے ورشا کے دویہ جل (بارش کے نورانی پانی) نچلے پرتھوی (زمین) کے سمندر کی اور (طرف) چھڑا لایا "۔ (رگوید ۱۰۔۹۸۔۵)

"جب دیواپی شنتنو کا پروہت ہوکر ہوتا کے کرم کے لئے ورا گیا "...... (رگوید ۱۰۔۹۸۔۷)

اسی طرح آپ اتھروید کانڈ ۲۰ سوکت ۱۲۷ منتر ۷ و ۹ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:۔

"سنگھاسن (تخت) پر بیٹھتے ہی سرووتم (اعلیٰ ترین) راجہ پریکشت نے پرجاؤں (رعایا) میں کشیم (امن وامان) کر دیا ہے۔ یہ گھر بناتا ہوا گوروییہ پتی اپنی پتنی (بیوی) سے کہتا ہے ۸۔ کیا دستو (شے) تیرے لئے لاؤں۔ دہی۔ منتھا (دیا) رس؟ یہ راجہ پریکشت کے راجیہ میں پتنی (بیوی) پتی (خاوند) سے پوچھتی ہے "۹۔

سب جانتے ہیں کہ شنتنو راجہ بھیشم پتامہ کا باپ تھا اور دیواپی تاؤ اور رشٹی شین بھیشم پتامہ کا دادا تھا اور چونکہ دیواپی ہی اس سوکت کا رشی بھی ہے۔ اس لئے ثابت ہوا کہ رگوید کا یہ سوکت بھیشم پتامہ کے تاؤ دیواپی کی تصنیف اور کلام ہے نہ کہ خدا کا الہام اور نیز یہ کہ یہ سوکت زمانہ مہابھارت کے مابعد کی تصنیف ہے اسی طرح اتھروید کانڈ ۲۰ کا ۱۲۷ واں سوکت بھی مہاراجہ پریکشت کے جو ویرا بھیمنیو کا فرزند اور راجہ ارجن کا پوتا تھا مابعد کی تصنیف ہے جو مہابھارت سے بھی بعد گزرا ہے۔

(۳) ویدوں میں جوا بازی، شراب خوری، گوشت خوری رنڈی بازی، زنا بالجبر، باپ بیٹی کے .... تعلقات وغیرہ وغیرہ کی اخلاقی تعلیم بھری پڑی ہے۔ مثلاً آپ رگوید ۱۔۱۷۹۔۴ کا ترجمہ نرکت ۵۔۲ میں حسب ذیل کرتے ہیں

"ندرشی ہوا ہے ..... ستتی کرنے والے اندریوں کو روکنے والے کا کام (وصل) مجھے پراپت (حاصل) ہوا ہے (رگوید ۱۔۱۷۹۔۴) ..... روکے ہوئے پرجنن (آلۂ تناسل) والے برہمچاری کا اس پرکار (طرح) رشی پتری (بیٹی) لوپا مدرا کا یہ ولاپ (آہ دبکا۔ نالہ وفغاں)

معاونین تبلیغ کی ... (۳۷۸) ... اہلحدیث امرتسر

بتلاتے ہیں۔"

گویا خود آپ کے ترجمہ اور نرکت کی تفسیر کے مطابق جو ویدانگ ہے ثابت ہوا کہ اس منتر میں ندنامی برہمچاری کا رشی کی بیٹی لوپا مُدرا کے ساتھ زنا بالجبر کا واقعہ خود لوپا مدرا کی زبانی درج ہے جس کا نام بھی وید منتر میں درج ہے اور لطف یہ کہ اس وید منتر کی مصنفہ رشی بھی لوپا مدرا ہی لکھی ہے۔

پس ثابت ہوا کہ رگ وید کا یہ سُوکت لوپا مدرا کے ساتھ ندنامی برہمچاری کے ارتکاب زنا بالجبر کے بعد کی تصنیف ہے۔ آپ نرکت ۹-۸ میں رگوید ۱۰-۳۴ کے متعلق یوں ترجمہ لکھتے ہیں کہ:۔

"اکشوں (جوئے کے پانسوں) سے مشغول رہتے ہوئے رشی کا یہ آرش (کلام) جانتے ہیں۔"

جس سے صاف ثابت ہے کہ بتصدیق ویدانگ نرکت یہ سُوکت کسی ہارے ہوئے جواری کا کلام اور تصنیف ہے نہ کہ الہام۔

میرے ان سوالات کے آپ نے اثبات میں یوں جوابات دیئے کہ:۔

(۱) کنسی سُوکھے ہوئے درخت اور مسافر کی مثال سے آپ نے فرمایا کہ جو منتر دریاؤں اور مچھلیوں وغیرہ کا کلام ہیں وہ شاعرانہ تخیلات ہیں نہ کہ الہام یا خدا کا کلام۔ (۲) میں (پنڈت راجہ رام صاحب) تو ویدوں میں اتہاس یعنی راجوں اور رشیوں کے تواریخی حالات مانتا ہوں۔ (۳) تیسرے سوال کے جواب میں آپ نے تسلیم کیا کہ بے شک ویدوں میں تھوڑی سی اچھی تعلیم کے ساتھ ساتھ ناشائستہ اور مخرب الاخلاق تعلیم کی کثرت اُسی طرح پائی جاتی ہے جس طرح کان میں سونے کے ساتھ ساتھ کُوڑا، کرکٹ، گند، مٹی سبھی کچھ ہوتا ہے۔ ہمیں سونے کو ہی لینا چاہئے اور کوڑے کرکٹ کو چھوڑ دینا چاہئے۔ اور یہ کہ اس میں تو شک نہیں کہ یہ سوکت (۱۰-۳۴) کسی ہارے ہوئے جواری کا کلام اور تصنیف ہے لیکن ممکن ہے کہ منتر بنانے کے زمانے میں وہ رشی جوا کھیلتا ہو اور بعد ازاں جوا کھیلنا بند کر دیا ہو۔" (ملخصاً)

شرمان جی! میں آپ کو ایک بزرگ اور آریہ سماج کا سب سے بڑا پنڈت مان کر آپ کی بہت عزت اور وقار میرے دل میں ہے۔ آپ کی میرے ساتھ بہت عرصہ ہوا پیشتر بھی ایک دفعہ گفتگو ہوئی تھی لیکن آپ کی جو چٹھی آریہ مسافر اخبار میں شائع ہوئی ہے وہ آپ کی اعلیٰ ترین بزرگی، قابلیت، اور سب سے بڑھ کر آپ کی بلند شان کے منافی ہے۔ حالانکہ آپ نے میری ساری باتوں کو تسلیم فرمایا لیکن بالفاظ آریہ مسافر" آپ لکھتے ہیں کہ:۔

"نس سندیہہ (بے شک) آتما نند نے مجھ سے پرشن کئے۔ اُن کے اُتر (جوابات) چاہے اور ایک وِنیت شِشیہ (شاگرد) کی طرح سویکار کئے۔"

مجھے مطلقاً اس بات کا ملال نہیں ہے کہ آپ نے مجھے شاگرد کیوں لکھا ہے۔ بلکہ میں تو آپ جیسے بزرگ اور قابل دیوتا سروپ پنڈت کا شاگرد تو کیا خدمت گار کہلانا بھی باعث فخر سمجھتا ہوں۔ افسوس صرف یہ ہے کہ میرے اعتراضات کو تسلیم تو آپ نے خود فرمایا لیکن الٹا یہ لکھ دیا کہ آتما نند نے تسلیم کیا اور شاید نوکری یا دیرینہ تعلقات کی وجہ سے سفید نہیں بلکہ سیاہ جھوٹ (معاف فرماویں) لکھ دیا کہ

میں (آپ) نے تو پرانوں کے متعلق کہا تھا کہ پرانوں میں تھوڑی سی اچھی تعلیم کے ساتھ ساتھ روڑا، پتھر اور دُھول بھی ہے۔ بے شک آپ بڑے قابل اور پرانے تجربہ کار جرنیل ہیں۔ مگر چونکہ آپ کے دل میں چور چھپا ہوا ہے اور آپ نے سیاہ جھوٹ کی پناہ لی ہے اس واسطے میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر آپ سو مرتبہ بھی میرے سامنے آویں تو میں آپکو سو مرتبہ ہی شکست دے سکتا ہوں اور پرتگیا کرتا ہوں کہ اگر آپ سو میں سے ننانوے بار ہار کر صرف ایک مرتبہ بھی جیت جاویں تو میں "مسیح" یا نہ کلنک (کلکی) نہیں بلکہ مرزا صاحب کا ساتھی ہونگا۔ کیونکہ بیشک آپ قابل اور تجربہ کار ہیں۔ لیکن آپ سچے نہیں۔ صداقت میرے ساتھ ہے آپ کے ساتھ نہیں۔ بقول وید "فتح ہمیشہ صداقت کی ہوتی ہے جھوٹ کی نہیں"

آپ کو اچھی طرح یاد ہے کہ آج سے سترہ برس پہلے بھی میرے ساتھ زور آزمائی کر چکے ہیں اور میرے اعتراضات کے جوابات کے لئے آپ آٹھ روز کی مہلت مانگنے کے لئے مجبور ہو گئے تھے اور آج سترہ برس تک وہ جوابات آپ سے بن نہ پائے۔ شاید ابھی تک آپ کے آٹھ دن پورے نہ ہوئے ہوں۔ اس لئے مجھے یقین کامل ہے کہ میں آپ کو سو میں سو ہی مرتبہ منوا اور قائل کر سکتا ہوں کہ وید الہامی کتب مقدسہ نہیں ہیں۔ بلکہ الف لیلےٰ کی مانند فرضی قصے کہانیوں وغیرہ کا ذخیرہ ہیں۔ لیکن اس سے بھی انکار نہیں کہ ویدوں میں بہت تھوڑی اچھی تعلیم بھی ہے جو آٹے میں نمک یا ماش کی سفیدی کے برابر ہوگی۔

شرط مناظرہ یہ ہے کہ کسی اخبار کے ذریعہ ہو تاکہ آپ کے جوابات تحریری ہوں اور آپ اپنے جوابات سے انکار نہ کر سکیں۔ میں تو بصد شوق منتظر چشم براہ ہوں کہ آپ جو آریہ سماج کے سب سے بڑے پنڈت ہیں اور بقول آریہ مسافر "چوٹی کے آریہ سماجی ودوان ہیں" میدان میں نکلیں تاکہ ست دھرم اور ویدک دھرم میں احقاق حق و ابطال باطل کا فیصلہ ہو جائے۔

پنڈت جی! آپ پرانوں کے جوابدہ ہیں جو میں آپ سے پرانوں کے متعلق پوچھتا؟ آپ نے ویدوں کی بات کو پرانوں کے گلے مڑھ دیا۔ اور اس بہانہ سے اپنی جان چھڑائی ہے اور ویدوں کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو تنکے کا سہارا دیا ہے۔ اس لئے اگر اس جھوٹ کو چھپانے کی ہمت ہے تو میدان میں نکلئے ورنہ ویدک دھرم کو نمستے کہہ کر ست دھرم میں تشریف لائیے بڑی عزت کے ساتھ آپ کا استقبال کیا جائیگا۔ اگر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب یا مہاتما ہنسراج جی مہاراج یا پروفیسر رام دیو جی بی۔ اے یا آریہ مسافر کے قابل ایڈیٹر میں ہمت ہے تو شری پنڈت راجہ رام صاحب شاستری پروفیسر ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج لاہور کو میرے مقابل میدان میں لائیں اور دیکھیں کہ ست دھرم کے سامنے ویدک دھرم کس طرح نو دو گیارہ ہوتا ہے۔ گھر میں بیٹھ کر اور جھوٹ لکھ کر اور گوتمہ کا ترجمہ

الارشاد الیٰ سبیل الرشاد، تردید تقلید میں (۴۴ صفحہ) ایک مفید ترین کتاب۔ قیمت ۴ر

ahmadimuslim.de

گیہوں لکھ کر آریہ سماج کی خیالی فتح کے گیت گانا بیٹھ کر اور بات ہے اور مردِ میدان بن کر سامنے نکلنا ایک دوسری بات ہے۔ آریہ سماج کو خوب اچھی طرح اس بات کا احساس ہو رہا ہے کہ وہ کلکی " جس کے آنے کی پیشگوئی تھی آچکا ہے اور آریہ سماج کے فرضی اور ہوائی ویدک دھرم کا تختہ اب تھوڑی دیر میں الٹنے ہی والا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اب آریہ مسافر اخبار کا ایڈیٹر کمبھ کرن کی نیند سو جائیگا۔ اور صرف یہ جواب دیگا کہ آریہ سماج آتمانند کے ساتھ سر ٹکرانا نہیں چاہتی۔ اس لئے کہ پھوٹ جانے کا خوف لاحق ہے۔

اب بھی اگر آریہ پرتی ندھی سبھا دل نے پنڈت راجہ رام صاحب شاستری کو میدان میں نہ نکالا تو ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ ویدک دھرم میں کس قدر سچائی اور صداقت ہے۔

ویدک تہذیب اور تعلیم کو جاننے کے خواہشمند میری تصنیف "ویدک تہذیب" جو اسم بامسمیٰ ہے ضرور پڑھیں۔ جس کے متعلق مولانا فتح محمد صاحب شرما کراچی سے لکھتے ہیں کہ:۔

"جی چاہتا ہے کہ جن ہاتھوں نے اس کتاب کو لکھا ہے اُن کو چوم لوں .... اگر یہ کتاب سونے سے تول کر لینی پڑے تو بھی سستی ہے"

ملنے کا پتہ (۱) ست دھرم پرچارک منڈل بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

(۲) دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

نوٹ۔ میں پنڈت جی سے سخت الفاظ کی معافی چاہتا ہوں۔ (خاکسار آتمانند از بٹالہ)

الہامی کتاب

{ وہ قابلِ دید تحریری مباحثہ جو مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ

صاحب و ماسٹر آتمارام صاحب کے مابین ہوا۔ جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو ترتیب وار الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ضخامت ۱۹۲ صفحات۔ قیمت صرف ۱۲ر (ملنے کا پتہ) دفتر اہلحدیث امرتسر

عرسِ نامۂ شاکر

پہلے نمبروں میں اظہار کیا گیا ہے کہ عرسوں پر جو خرابیاں ہوتی ہیں وہ سب کی سب قابل اصلاح ہیں۔ دفتر اہلحدیث کے صیغہ اشاعت سے بڑی کثرت سے اشتہارات چھاپنے کا ارادہ ہے۔ اس لئے شعراء اہلسنت اس خصوص میں جوہر دکھائیں۔ (مدیر)

کس دھوم سے ہے عرس کی محفل کا اہتمام کس شان سے ہے آمدِ ہر خاص اور عام
کس خوبصورتی سے ہوا ہے یہ انتظام کس درجہ نیکیوں کا یہ سمجھا گیا ہے کام

اصحاب عرس کا ہے زمانہ نبھار پر
آئی ہے مسلموں کی جماعت مزار پر

ہے باعثِ ثواب زیارت قبور کی اور کیوں نہ ہو کہ یہ بھی ہے سنت حضور کی
لیکن مسافت اس کے لئے دور دور کی جائز نہیں نہ بات یہ ہے کچھ شعور کی

کیجے وہی جو حکم رسالت مآب ہو
جس میں رضاء شافعِ روزِ حساب ہو

باقی ہے آنحضور کی تعلیم کون سی؟ اسلام کی ہے وہ گئی تفہیم کون سی؟
مذہب میں ہے ضرورتِ ترمیم کون سی؟ ملتی نہیں حدیث میں تقسیم کون سی؟

اسلام نے بنایا نہیں کام کون سا؟
آغاز کون سا ہے وہ انجام کون سا؟

ہر مسئلہ حضور نے ہم کو بتا دیا تعلیم امر موسم صیف و شتا دیا
جس کا کسی کو علم نہ تھا وہ پتا دیا ہر نیک کام آپ نے کر کے جتا دیا

تعلیم دی حضور نے دن اور رات کی
چھوڑی نہ کوئی بات حیات و ممات کی

سالانہ عرس پر ہی ذرا غور کیجئے ممکن جو ہو تو سیدھے ذرا طور کیجئے
تحقیق یوم عرس کی فی الفور کیجئے حکمِ رسول پایئے تو اور کیجئے

نہ موڑیئے نہ حکم خدا و رسول سے
جو کام ہو وہ کیجئے شرعی اصول سے

جائز جو ہو تو کیجئے ہر صالح کا عرس آدم کا اور بعدِ خدا ناخدا[1] کا عرس
یعقوب کا اور مصر کے فرمانروا[2] کا عرس موسےٰ کا اور حضرتِ دستِ شفا[3] کا عرس

کیجئے جو آپ کو ہو دلائل سے آگہی
عرسِ حضور "صلوا علیہ و آلہٖ"

بوبکر جیسے صاحب ایماں کا عرس بھی حضرت عمر اور حضرتِ عثماں کا عرس بھی
کیجئے علیؓ فاتح دوراں کا عرس بھی سو شوق سے صحابۂ ذیشاں کا عرس بھی

ہو عرس اور بزم بھی ہو سوز و ساز کی
لیکن دلیل چاہئے سب کے جواز کی

[1] مراد از نوح علیہ السلام۔ [2] مراد از یوسف علیہ السلام [3] مراد از حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

ہفوات الزمعد۔ اہل بدعت کی انوکھی کتاب ۸ (۵۸) زبان بکس جواب۔ قیمت ۸ر (مجوزہ طہوریت)

له قیمت عـه (ذخیرہ اہلحدیث امرتسر)

جائز ہے کب کہ عرس کی محفل رچائیے؟ جائز ہے کب مزار پہ رنڈی نچائیے؟
جائز ہے کب قبور پہ غوغا مچائیے جائز ہے کب کہ مُردوں کے کھانے پکائیے
کب دوستو! مزار پہ ہے کھیل تماشہ روا!
قوالیوں پرکب ہے تمہیں جھومنا روا

کیا جانئے کہ اس میں ہیں کیا کیا خرابیاں اک سمت اہل وجد پہ ہے رقص کا سماں
سرگرم "ہاؤ ہو" ہے کوئی شخص بیگماں سر دُھن رہا ہے کوئی کسی لب پہ ہے فغاں
طبلوں کی تھاپ سے ہے تناتن تنن تنن
اک سمت زیوروں سے چھناچھن چھنن چھنن

یوں آنا عورتوں کا بناؤ سنگار سے بے پردہ گھر سے آئیں اور گھر تک مزار سے
نظریں لڑانا اُن کا کسی رنگ نار سے موقع ملے تو ضم ہوں کسی نابکار سے
ہے ہے شریف زادیوں سے ایسی حرکتیں؟
یہ عرس پاک ہے؟ اور یہ اُس کی ہیں برکتیں؟

کرتے ہیں عرس بعض مقامات پر عجیب حضرت کے بال جانئے کیونکر ہوئے نصیب
وقتِ زیارت اُن سے وہ ہوں حرکتیں غریب یہ خوف ہو کہ ہوں نہ کہیں کفر کے قریب
کرتے ہیں ایسے کام کہ جن کا پتہ نہیں
سمجھائیے تو اُلٹے وہ ہوتے ہیں خشمگیں

ہوتا ہے بعض عرس تو ایسے مزار پر مدفون اس میں کون ہے اس کی نہیں خبر
سوجھا کسی نے عیش سے ہو جائے گی بسر نقلی مزار و قبر بنا کر وہ جلد تر
بن بیٹھے تکیہ دار اڑانے کو ہر مزے
غافل جو دین سے ہیں مسلماں وہ جا پھنسے

بیباک بعض ایسے ہیں کرتے ہیں جو مرید صورت میں تو حسین پہ سیرت کے ہیں یزید
کرتے ہیں وقتِ عرس عجب حرکتیں پلید ہوتے کسی کے تیرِ نظر سے ہیں وہ شہید
کرتے ہیں چار آنکھیں بہو بیٹیوں سے آہ
ہو کر گناہگار بھی رہتے ہیں بے گناہ

افسوس بعض ہوتے ہیں اس طرح بے ادب ہو کر شریکِ عرس وہ ڈھاتے ہیں سو غضب
آتے ہیں عورتوں کو بھگانے کے ڈھب ہے ہے گناہگاریوں کا عرس ہے سبب
گستاخ بعض یوں ہیں کہ نعرے لگاتے ہیں
"اے خواجہ بھیج ورنہ کنگورہ گرا آتے ہیں"

اے دانے کیا مزار پہ کرتے ہو تم ستم طبلے، ستار اور باجے ہارمونیم
قبروں کو سجدہ کرتے ہو؟ اے منکرِ صنم ہم بھی کریں ثبوت ملے تو خدا قسم
انکار و انحراف کسی نیک کام سے
ممکن نہیں کبھی ہو خدا کے غلام سے

کیوں ایسے کام کرتے ہو اے سنی بھائیو جن کی دلیل مانگنے پر تم نہ دے سکو
جس کام کا ثبوت نہ ہو اس کو چھوڑ دو قرآن اور حدیث پہ دل سے عمل کرو

یونہی اگر مناتے رہے اہل عرس "عرس"
پھر بالیقیں خدا کے یہاں ہوگی باز پرس
بدعت سے پُر جو ہو وہ ہے اسلام خانہ ساز
کرنا غلط ہے اس پہ تمہیں دلیں کچھ بھی ناز
حکم رسول پاک پہ خم ہو سرِ نیاز
محدودِ شرع رکھو حقیقت ہو یا مجاز
سمجھے ہو جن کو سود مبادا زیاں نہ ہوں
شاکر کے چند پند تمہیں کچھ گراں نہ ہوں
(شاکر صدیقی ہرسی گیاوی)

وید درشن حصہ دوئم

(۲)

(از مقصود حسن صاحب متوطن روڈ کی حال الہ آباد دیو پی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

رگ وید کی تقسیم دو طرح سے کی جاتی ہے۔ ایک تقسیم میں کل کتاب آٹھ حصوں میں منقسم ہے۔ جن میں سے ہر حصہ کو اسٹک کہتے ہیں۔ ہر اسٹک کے پھر آٹھ آٹھ حصے ہیں جو ادھیائے کہلاتے ہیں۔ ہر ادھیا میں کئی ورگ ہوتے ہیں اور ایک ایک ورگ چند جملوں پر مشتمل ہوتا ہے جن کو منتر یا رچا کہتے ہیں۔ اس تقسیم کے مطابق رگوید میں ۶۴ چونسٹھ ادھیائے۔ دو ہزار اور چند ورگ اور دس ہزار پانچ سو کے قریب منتر ہیں۔ دوسری تقسیم میں پورا رگوید دس حلقوں یا منڈلوں میں بانٹا جاتا ہے ہر منڈل میں چند انواک اور ہر انواک میں چند گیت ہیں جن کو اصطلاح میں سوکت کہتے ہیں اور ہر سوکت میں چند منتر ہیں۔ اس تقسیم کے مطابق رگوید میں ستاسی (۸۷) انواک اور ایک ہزار سے کچھ اوپر سوکت ہیں منڈلوں کی تقسیم اسٹکوں کی تقسیم سے زیادہ مروج اور سہل ہے۔ دونوں تقسیموں میں امر مشترک یہ ہے کہ سوکت کے اختتام پر ورگ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ جس کے معنی دوسرے الفاظ میں یہ ہوئے کہ اگر سوکت چھوٹا ہے تو ایک سوکت برابر ہوتا ہے ایک ورگ کے اور اگر سوکت بڑا ہے تو اس میں دو یا زیادہ ورگ ہوتے ہیں۔ ایک ورگ اکثر

(رسالہ [illegible] مجدد الف ثانی [illegible] (۲۸۲))

ahmadimuslim.de

اور بیشتر پانچ منتروں کا ہوتا ہے لیکن سوکت کی مناسبت کے باعث اس تعداد میں کمی و بیشی بھی ہو جاتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی سوکت سات منتروں کا ہے تو اس ورگ میں بھی سات منتر ہونگے۔ یا اگر کوئی سوکت سولہ منتروں کا ہے تو اس میں تین ورگ ہونگے پہلے دو ورگ پانچ پانچ منتروں کے اور تیسرا ورگ چھ منتروں کا۔ سوکتوں پر جو نمبر لگائے جاتے ہیں وہ منڈلوں کے اعتبار سے ہوتے ہیں ہر نئے انوواک کے شروع ہونے پر سوکتوں کے نمبر از سر نو شروع نہیں کئے جاتے۔ پس حوالہ دیتے وقت انوواک کا ذکر کرنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ کسی منتر کے حوالہ کے لئے منڈل کا نمبر، سوکت کا نمبر اور منتر کا نمبر کافی ہے۔

سام وید کے دو حصے ہیں۔ پورب آرچک یا آرچک یعنی نصف اول اور اُتر آرچک یا آرچک یعنی نصف آخر جس طرح رگوید کی دو تقسیمیں ہیں اسی طرح سام وید بھی دو طرح سے تقسیم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ نصف اول کی پہلی تقسیم یہ ہے کہ اس کو چھ کانڈوں یا ادھیاؤں میں بانٹتے ہیں۔ پہلے چار ادھیاؤں میں سے ہر ایک میں بارہ بارہ گیت یا سام یا سوکت یا کھنڈ ہیں۔ چونکہ ان گیتوں میں سے اکثر دس دس منتروں کے ہیں اس لئے یہ گیت دستی بھی کہلاتے ہیں۔ پانچویں ادھیا میں گیارہ سام یا دستیاں اور چھٹے میں پانچ دستیاں ہیں۔ اس طرح حصہ اول میں کل ۶۴ دستیاں ہیں جن میں ۶۴۰ منتر ہیں۔ دوسری تقسیم نصف اول کی یہ ہے کہ اس کو چھ پرپاٹھکوں میں بانٹا جاتا ہے پہلے پانچ پرپاٹھکوں میں سے ہر ایک کے دو دو حصے ہیں جن کو ادرھ پرپاٹھک یعنی نصف پرپاٹھک کہتے ہیں۔ ہر نصف پرپاٹھک میں پانچ پانچ گیت ہیں اس طرح پہلے پانچ پرپاٹھکوں میں پچاس گیت ہوئے حصہ اول کے ۶۴ گیتوں میں سے باقی ۱۴ گیت چھٹے پرپاٹھک میں ہیں جس کے تین نصف پرپاٹھک کئے جاتے ہیں۔ پہلے نصف میں پانچ دوسرے نصف میں چار اور تیسرے نصف میں پانچ گیت۔ بعض نسخوں میں (مثلاً گرفتھ صاحب کے نسخہ میں) چھٹے پرپاٹھک میں دو نصف ہیں۔ دوسرے نصف پرپاٹھک میں۔ اور تیسرا نصف پرپاٹھک پانچ گیتوں کا ان میں نہیں پایا جاتا۔ (باقی)

نوٹ راز معترضین اپنا پورا پتہ ڈاک لکھیں تاکہ اخبار ان کو پہنچ سکے۔

"دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز"

یہ گلستان سعدی کی ایک عبارت ہے جسے بلبل شیراز مسیح الملت ادیب روزگار مصلح الدین حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے حکایتاً نقل فرمایا ہے اور بمقتضائے "نقل کفر کفر نباشد" شیخ کا اس میں چنداں قصور بھی نہیں۔ ورنہ اس قسم کی بہت سی باتیں خود قرآن کریم میں بھی حکایتاً بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً[1] "اجعل الالھۃ الھا واحدا ان ھذا لشئ عجاب" تو کیا کوئی عقل و ہوش رکھنے والا انسان یہ کہہ سکتا ہے کہ چونکہ یہ قرآن کریم میں ہے اس لئے خود خداوند کریم کا ارشاد و مقولہ ہے۔ ہاں مقلدین سعدی اگر کوچاہئے کہ ذرا خود گلستان کی ورق گردانی کریں تو انہیں باب ہشتم میں خود سعدی کا تجربہ و نصیحت تمثیل و حکمت اور خاص اُن کا اپنا مقولہ مزید برآں تائید قرآنی برعکس مقولہ بالا ان عبارتوں میں نظروں کے سامنے آجائے گا۔

دروغ گفتن بضربت لازم ماند کہ اگر نیز جراحت درست شود نشان بماند۔ چنانکہ برادران یوسف علیہ السلام بدروغے کہ موسوم شدند براستگفتن ایشاں اعتماد نماند قال بل سولت لکم انفسکم امرا الخ۔ (فافھموا و تدبروا ولا تعجلوا بالقول)

> الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
> لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اور اگر بطریق تنزل ہم مان بھی لیں کہ "دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز"۔ سعدیؒ کا مقولہ ہے تو کیا کسی مسلمان بالخصوص مدعی اہل حدیث کے لئے قابل اقتداء و تعمیل ہو سکتا ہے۔ جبکہ خود فرمان نبوی فداہ ابی وامی علیہ التحیۃ والتسلیم حدیث صحیح سے یوں ثابت ہے

عن ابن مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالصدق فان الصدق یھدی الی البر و البر یھدی الی الجنۃ وما یزال الرجل یصدق و یتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا و ایاکم و الکذب فان الکذب یھدی الی الفجور و ان الفجور یھدی الی النار و ما یزال العبد یکذب و یتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا (متفق علیہ)

"یعنی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صداقت کو لازم پکڑو کیونکہ سچائی ہی بھلائی کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور بھلائی جنت میں داخل کرتی ہے اور جب کوئی شخص راست گوئی اختیار کرتا ہے یا کرنے کا پختہ ارادہ کرتا ہے تو بارگاہ خداوندی میں اُس کو صدیق لکھ لیا جاتا ہے اور جھوٹ میں حد درجہ پرہیز کرو کیونکہ جھوٹ بدکرداری کی طرف لے جاتا ہے اور بدکرداری جہنم میں داخل کرتی ہے اور جب تک کوئی بندہ دروغگوئی میں منہمک رہتا اور اُس سے اجتناب نہیں کرتا بلکہ صداقت کا نعم البدل "دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز" کو سمجھتا ہے تو وہ شخص عدالت خداوندی میں جھوٹا اور کذاب لکھ لیا جاتا ہے"۔ نیز از روئے حدیث صحیح دروغگو چوتھائی بلکہ تہائی منافق بھی ہے۔

حضور علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھ میں زنا کاری، شراب خوری، چوری و دروغگوئی وغیرہ گناہ کبیرہ کی مذموم عادتیں جڑ پکڑ گئی ہیں۔ میں اگرچہ سب کو چھوڑنا چاہتا ہوں

---

[1] کیا محمد نے سینکڑوں معبودوں کی بجائے صرف ایک معبود پر قناعت کی یہ تو حد درجہ عجیب تر معاملہ ہے۔

(۸۷۷) [illegible] اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

لیکن دفعۃً ایک مرتبہ چھوڑنے پر قادر نہیں ہوں۔ لہذا آپ کوئی ایسی تدبیر کیجئے کہ رفتہ رفتہ یکے بعد دیگرے کلیتہً سب چھوٹ جائیں۔

مختصر یہ کہ آپ نے اُس سے صرف ترکِ کذب کا عہد لیا اور خدا کے فضل سے اسی ترک کذب کے استقلال و پابندی اور برکت سے خودبخود نہایت آسانی سے اُس کی تمام بُری عادتیں ہمیشہ کے لئے چھوٹ گئیں۔ اس لئے فرمانِ حضور ہے:۔

فان الصدق یھدی الی البر۔ مگر بدنام کنندہ نیکونام اپنی خواہشات نفسانی کو پورا کرنے کے لئے بزرگوں اور سلف کو ڈھال بناتے اور اُنکی شرافت و عزت پر چاندماری کرکے خود تو خود ان کو بھی مورد الزام و ملامت بنانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ درحقیقت یہی مارآستین اور گندم نما جو فروش دین ہیں۔ جن کے متعلق خود مسیح ملت۔ فخر شیراز و مایہ ناز حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ ہی نے کیا خوب فرمایا ہے سے

ہرکہ از دست غیر نالہ کند

سعدی از دست خویشتن فریاد

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(ابو الوحید محمد عبد اللہ عقیل مئوی اعظمگڑھی کان اللہ لہ از چھبوا ضلع بالاسور)

ظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین

کتاب ہذا میں پچیس مغالطے تشریح کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں جو مقلدین کی طرف سے اہل حدیثوں پر عمل بالحدیث کی مخالفت کرنے کو پیش کئے جاتے ہیں۔ مصنف کتاب نے ان کا عالمانہ مگر دندان شکن جواب دیا ہے۔ دوران بحث میں نماز، روزہ، حج، زکوۃ نکاح، طلاق، زراعت، عشر، نذر، ذبیحہ وغیرہ کے متعلق مشہور فقہی مسائل کو احادیث صحیحہ سے ثابت کرتے ہوئے فقہ حنفیہ کے مخالف حدیث مسائل کی حقیقت المنشرح کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲؁ ملنے کا پتہ:۔

منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

مذاکرہ علمیہ بابت فوٹوگرافی

(از قلم مولوی عبد الجبار صاحب جہلمی از ڈیرہ غازیخان)

ناظرین! اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۴ جمادی الاولی ۱۳۵۲ھ میں ایک مضمون مولانا عبید الرحمن صاحب پروفیسر جامعہ عربیہ دار السلام عمرآباد کا بابت فوٹو گرافی شائع ہوا۔ مولانا صاحب نے واقعی اپنی سعی بلیغ کے ساتھ مضمون کو خوب بسط سے تحریر فرمایا اور دلائل عقلیہ سے فوٹوگرافی کا جواز ثابت کیا۔ جزاہ اللہ خیر الجزا۔ ہماری ہدایت کے لئے اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور ہماری دین و دنیا کی بہبودی کے لئے ایک کتاب (قرآن کریم) ان پر نازل فرمائی اور اس کی تشریح اسوہ حسنہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے افعال و اقوال سے فرمائی بہرحال ہمارے لئے راہ راست پر لانے والی دو ہی چیزیں ہیں۔ ایک قرآن کریم اور دوسری سنت نبوی علیہ السلام۔ جس کے متعلق خود حضور نے فرمایا ہے۔ ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنت رسولہ۔ موطا ترجمہ۔ میں تم میں دو امر چھوڑ چلا ہوں جب تک تم انہیں اچھی طرح پر اپنا دستور العمل بناؤ گے گمراہ نہ ہوگے وہ دو امر کتاب اللہ اور سنت رسول صلعم ہیں۔ تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہم راہ راست پر تب ہی رہ سکتے ہیں جبکہ ہم قرآن اور حدیث پر اپنا عملدرآمد کر رکھیں۔ جو شخص ان دونوں امروں سے انحراف کرے وہ ہرگز راہ راست پر نہیں چاہے وہ شخص عالم ہو یا فاضل پیر ہو یا مرید فقیر ہو یا امیر۔ بہرحال ہمارے لئے اسوہ حسنہ حجت ہے نہ اقوال غیر۔ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔ مَا آتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (پ ۲۸) یعنی جو چیز تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے اسکو لے لو اور جس سے منع فرماوے اسکو چھوڑ دو اور اس سے باز آجاؤ۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ۔ اے ایمان والو تم اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو

سو پیروی اس امر کا نام ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ فرمائے اور اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم قولاً و فعلاً ہم کو ارشاد کرے اس کو بلاچون وچرا تسلیم کرلیں۔ اگر ہم اپنی رائے اور قیاس کو اس میں شامل کرکے تسلیم کریں تو اس کو پیروی نہیں کہتے بلکہ یہ اپنی رائے کی پیروی ہے جو کہ خدائی احکام کو اپنے قیاس کے ماتحت کرکے مانا گیا ہے۔ حالانکہ حضور انور صلعم کا ارشاد ہے۔ لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ مشکوۃ۔ حضور فرماتے ہیں کہ کوئی تم میں سے مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنی خواہشات کو اس چیز کے تابع نہ کردے جو میں لایا ہوں۔ تو معلوم ہوا کہ ہر ایک کو یہ امر واجب ہے کہ وہ اپنی خواہش کو قرآن و حدیث کے تابع بنائے نہ کہ قرآن کو تابع اپنے ہوا کے اسی لئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِنْ تُطِعْ اَکْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ یُضِلُّوْکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (سورہ انعام) اے رسول اکرم اگر تو بہت لوگوں کی جو زمین میں ہیں پیروی کریگا تو تجھے سیدھے رستے سے گمراہ کردیں گے۔ یہ وہ اس لئے کہ آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ۔ یہ لوگ اپنی خواہشات کے تابع ہیں اور اٹکل کی باتیں کرتے ہیں۔ سو وہ لوگ جو قرآن حدیث کو محض اپنے نفس کے پیچھے لگاتے ہیں وہ دراصل پیروی نہیں کرتے وہ محض طبع سازی کی باتیں کرکے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ ناظرین ہمارے لئے وہی بات قابل عمل ہو سکتی ہے جس کا ثبوت قرآن و حدیث سے ہو خدا کے فضل سے کوئی ایسا مسئلہ دینی نہیں ہے کہ جس کا ثبوت قرآن و حدیث سے نہ ملے۔

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۱۸)

گذشتہ ہفتے تفسیر فتح العزیز سے فارسی عبارت درج ہوئی تھی آج اُس کا بقیہ درج کر کے ترجمہ کیا جائے گا۔ ناظرین بغور پڑھ کر مسئلہ توحید کو ذہن نشین کرلیں (مدیر)

تفسیر فتح العزیز صفحہ ۴۸۲ میں ہے :۔

"چوں خراب کنندہ مساجد را ایں وعید شدید فرمودند بطریق مقابلہ فہمیدہ شد کہ معمور سازندۂ مساجد را در بدل آں حکم بعدل و ایمان خواہند فرمود چنانچہ در آیت انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ مے آید انشاء اللہ تعالیٰ و لہٰذا در حدیث شریف وارد است کہ اذا رایتم الرجل یتعاھد المسجد فاشھدوا لہ بالایمان یعنی چوں بہ بینید شخصے را کہ خبر گیری مسجد کند و بار بار دراں خانہ متبرک آمد رفت مے نماید پس برائے او گواہی ایمان دہید۔ دوم آنکہ مسجد را از خس و خاشاک و آب بینی و آب دہن و دیگر مکروہات طبعی و نجاسات شرعی پاک دارد و بافروختن مجامر دود و خوشبو معطر سازد و فرش لطیف پاک بے تکلف دراں گسترانند در حدیث شریف است کہ خس و خاشاک از مسجد دور کردن و جاروب کشی نمودن آں متبرک مہر حوران بہشت است۔" ایضاً صفحہ ۴۸۲ و ہمچنیں در مہیا داشتن اسباب طہارت از بنائے غسلخانہ و ترمیم چاہ مسجد و اجرائے آب ریزہ مہیا داشتن فرش و بوریا وغیرہ و روشن کردن چراغ در آنجا تاآں مدت کہ مردم دراں باشند عبادت است در حدیث صحیح بروایت حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضہ وارد شدہ کہ امر رسول اللہ صلعم ببناء المساجد فی الدور و آں تطیب و تنظف یعنی آنحضرت صلعم فرمودند بنا کردن مسجد ہا در محلہا و آں مساجد را پاک و صاف باید داشت و خوشبو و معطر باید نمود۔" ایضاً صفحہ ۵۱۹۔ تفسیر آیت وطہر بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود یعنی آنکہ پاک دارید خانہ مرا از ناپاکی ہا و از آں چہ طبع سلیم بدیدن آں نفرت مے کند مثل آب دہن و آب بینی و خس و خاشاک الخ ایضاً صفحہ ۵۲۷

دوم آنکہ آں مکان را بوجہی از وجوہ علاقہ با ہیچ مخلوق نباشد والا در وقت توجہ باں مکان شائبہ شرک لازم خواہد آمد و توحید صرف آں عبادت نخواہد ماند و لہٰذا از قبلہ گرفتن قبور انبیا و ستارہ و آتش و آب و درخت منع شدید آمدہ۔"

یعنی (نصاریٰ نے) بوجہ تعصب دشمنی یہود کے مسجد بیت المقدس کو کہ بلاشبہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کی بنائی ہوئی تھی اور اس زمانہ سے برابر عبادت گاہ انبیاء بنی اسرائیل کی رہی اور ہمیشہ ذکر حق تعالیٰ اس میں ہوتا تھا خراب کر ڈالا اور نجاستوں اور گرد و غبار سے بھر دیا اور کوڑا کیچڑ اس میں ڈالا کرتے اور جس جگہ توریت کو پاتے جلا دیتے اور بیت المقدس کے بدلے شرق کی طرف مقام مولد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عبادت گاہ مقرر کرلیا اور وہ مسجد متبرک زمانہ اسلام کے شیوع تک خراب ہی پڑی رہی یہاں تک کہ حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اس شہر کو فتح فرمایا اور خود بنفس نفیس اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس مسجد کو نجاستوں سے پاک کیا اور پانی سے دھو کر خوشبوؤں سے معطر کیا اور جگہ عبادت اور نماز کی قرار دی:

اور اگرچہ مدعی توحید اور اتباع ملت کے ہیں ان کا کام مخالف ان کی گفتار کے ہوا کیونکہ تعظیم معبود کی مستلزم تعظیم اس کی عبادت کے ہے اور تعظیم اس کی عبادت کی مستلزم تعظیم اس کی عبادتگاہ کے ہے پس خراب کرنا عبادت گاہ کا دلیل انکار اس کی عبادت کا ہے اور انکار کرنا عبادت کا علامت انکار معبود کا اور جب فعل ان کا مخالف ان کے قول کے ہوا تو داغ نفاق کا ان پر ثابت ہو گیا اور زمرہ اہل دین سے خارج ہوئے۔

جب مسجدوں کے خراب کرنے والوں کے حق میں یہ وعید شدید فرمائی گئی بطریق مقابلہ کے سمجھا گیا کہ آباد کرنے والے مسجدوں کے لئے اس کے بدلے میں حکم صفت عدل اور ایمان کی ثابت ہوگی چنانچہ آیت "وہی آباد کرے مسجدیں اللہ کی جو یقین لایا اللہ پر" انشاء اللہ ذکر اس کا آویگا۔ اسی لئے حدیث شریف میں وارد ہے یعنی جس وقت تم دیکھو کسی شخص کو کہ خبر گیری مسجد کی کرتا ہے اور بار بار اس گھر متبرک میں آمد و رفت رکھتا ہے پس اس کے لئے گواہی ایمان کی تم دو۔ دوسرے یہ کہ مسجد کو گرد و غبار اور کوڑے و تھوک وغیرہ مکروہات طبعی اور نجاسات شرعی سے پاک رکھے اور روشن کرنے عود وغیرہ خوشبو سے معطر کرے اور فرش لطیف ستھرا بلا تکلف کے اس میں بچھا دے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ کوڑا گرد و غبار مسجد سے دور کرنا اور جھاڑو دینا اس مقام متبرک میں بہشت کی حوروں کا مہر ہے۔ اور اسی طرح درست کرنا سامان طہارت کا مثل غسلخانہ اور تعمیر کنوئیں مسجد اور بدرو پرنالہ کا اور فرش بوریا وغیرہ کا اور روشن کرنا چراغ کا جب تک آدمی اس میں رہیں عبادت ہے کہ حدیث صحیح میں بروائت حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے وارد ہوا ہے کہ حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے بنانے مسجدوں کے محلات میں اور ان کو پاک و صاف اور خوشبو سے معطر کرنے میں۔" آیت ان طہرا بیتی یعنی رکھو تم میرے گھر کو ناپاکیوں سے پاک اور اس چیز سے جس کو طبع سلیم دیکھنے سے نفرت کرتی ہے مثل آب دہن آب بینی تھوک وغیرہ گرد و غبار سے۔ دوسری وجہ یہ کہ اس مکان متبرک کو کسی وجہ سے کسی مخلوق کے ساتھ کچھ بھی علاقہ نہ ہو ورنہ توجہ کے وقت شائبہ شرک کا لازم آویگا اور خالص توحید اس عبادت میں نہ رہیگی اور

بہشتی زیور ... مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ... (۱۹۳۴)

ahmadimuslim.de

اسی واسطے قبلہ ٹھہرانے قبور انبیاء اور ستارہ اور آتش اور پانی اور درخت سے سخت ممانعت کی گئی ہے۔ انتہی۔"

علیٰ ہذا صحیح بخاری پارہ ۲ صفحہ ۲۴۵ باب کنس المسجد والتقاط الخرق والقذی والعیدان یعنی اس باب میں مسجد میں جھاڑو دینا وہاں کے چیتھڑے کوڑا اور لکڑیاں تنکے چننے کا بیان ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ان رجلا اسود او امرأۃ سوداء کان یقم المسجد فمات فسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنہ فقالوا مات فقال افلا کنتم آذنتمونی بہ دلونی علی قبرہ او قال قبرھا فاتی قبرہ فصلی علیہا۔ یعنی ایک کالا مرد یا کالی عورت مسجد میں جھاڑو دیتا یا دیتی تھی وہ مرگیا یا مرگئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حال دریافت فرمایا لوگوں نے عرض کیا وہ مرگیا یا مرگئی تو آپ نے فرمایا تم نے مجھے خبر نہ کی مجھے اس کی قبر بتاؤ پس آپ اس کی قبر پر تشریف لائے تو نماز پڑھی اس پر۔"

اور خود مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت بریلوی حیات الموات مطبوعہ گلزار حسنی بمبئی صفحہ ۷۴ میں روایت نقل کرتے ہیں۔ یعنی ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہوگیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے خبر نہ دی حضور ان کی قبر پر گزرے دریافت فرمایا یہ قبر کیسی ہے لوگوں نے عرض کی ام محجن کی۔ فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ عرض کی ہاں۔ حضور نے صف باندھ کر نماز جنازہ پڑھائی پھر ان بی بی کی طرف خطاب کرکے فرمایا تو نے کونسا عمل افضل پایا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا وہ سنتی ہے فرمایا کچھ تم اس سے زیادہ نہیں سنتے پھر فرمایا اس نے جواب دیا کہ مسجد میں جھاڑو دیتی۔ انتہی۔"

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ دوبارہ قبر پر پڑھی اور یہ مولوی نعیم الدین کے مذہب جدید میں ناجائز اور گناہ ہے

دیکھو مولوی صاحب بریلوی الہادی الحاجب مطبوعہ اہلسنت وجماعت بریلی صفحہ ۲۳ میں لکھتے ہیں:۔

"نماز غائب وتکرار نماز جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اور ہر ناجائز گناہ ہے اور گناہ میں کسی کا اتباع نہیں۔"

پس یہ عجیب مولوی نعیم الدین کا دین ومذہب جدید ہے جس کے خبث باطن سے بغض وعناد حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر وعیاں ہے۔ پھر دیکھئے ابوداؤد جلد ا صفحہ ۶۸ باب فی السراج المساجد۔ مسجد میں چراغ جلانے کے باب میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:۔

انہا قالت یا رسول اللہ افتنا فی بیت المقدس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائتوہ تصلوا وکانت البلاد اذ ذاک حربا فان لم تاتوہ وتصلوا فیہ فابعثوا بزیت یسرج فی قنادیلہ۔ یعنی کہا انہوں نے یا رسول اللہ آپ ہمیں بیت المقدس کے متعلق کیا فتوے دیتے ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہاں جاؤ تو نماز پڑھو اور اس زمانہ میں ان شہروں میں لڑائی پھیلی ہوئی تھی آپ نے فرمایا اگر وہاں نہ جاسکو اور اس میں نماز نہ پڑھ سکو تو تیل بھیجدو کہ اس کی قندیلوں میں جلایا جاوے۔

اور سنن ابن ماجہ صفحہ ۱۱۳ میں روایت ہے:۔

وعن ابی سعید الخدری قال اول من سرج فی المساجد تمیم الداری۔ یعنی اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا سب سے اول جس نے مسجدوں میں چراغ روشن کئے وہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ہیں۔"

نیز سنن ابن ماجہ صفحہ ۱۱۱ میں واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال واتخذوا علی ابوابہا المطاہرۃ۔ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور مسجدوں کے دروازوں پر طہارت کے سامان مہیا کرو۔"

مگر برخلاف مساجد اللہ وخانہ کعبہ معظمہ کے گورپرست قبروں پر یہ سامان روشنی فرش فروش جھاڑ وفانوس مورچھل شامیانہ مہیا کرکے مرتکب ممنوعات رسومات شرکیہ کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ مشکوۃ شریف باب المساجد ومواضع الصلوۃ صفحہ ۶۱ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔

قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور والمتخذین علیہا المساجد والسرج رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی انتہی یعنی کہا لعنت فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو جو زیارت کریں قبروں کی اور ان لوگوں پر جو ٹھہرادیں قبروں کو مسجدیں اور روشن کریں قبروں پر چراغ۔ روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے انتہی

اور مجالس الابرار مستند فقہ حنفیہ مصنفہ ملا اسعد رومی رحمہ اللہ جس کی تعریف وتوصیف مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب فتاوی عزیزی جلد دوم میں فرماچکے ہیں۔ صفحہ ۲۲۵ میں مرقوم ہے:۔

وقد آل الامر بھؤلاء الضالین المضلین الی ان شرعوا للقبور حجا ووضعوا لہ مناسک حتی صنف بعض غلاتہم فی ذلک کتابا وسماہ مناسک حج المشاہد تشبیہا منہ للقبور بالبیت الحرام ولا یخفی ان ھذا مفارقۃ لدین الاسلام ودخول فی دین عباد الاصنام فانظر الی ما بین ما شرعہ النبی علیہ السلام فی القبور من النہی عما تقدم ذکرہ وبین ما شرعہ ھؤلاء وما قصدوہ من التباین العظیم ولا ریب ان فی ذلک من الفساد ما یعجز الانسان حصرہ منہا تعظیمہا الموقع فی الافتتان بہا وفیہا تفضیلہا علی المساجد التی ہی خیر البقاع واحبہا الی اللہ فانہم اذا قصدوا القبور بقصد ونہایۃ التعظیم والاحترام والخضوع والخشوع ورقۃ القلب وغیر ذلک مما لا یفعلونہ فی المساجد ولا یحصل لہم فیہا نظیرہ ولا مثلہ (باقی آیندہ)

ahmadimuslim.de

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۰

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ فلاں مسئلہ قرآن حدیث میں کہاں ہے دراصل یہ ان کی کوتاہ بینی کا قصور ہے نہ قرآن حدیث کا۔ اگر انسان ذرا بھر بھی غور سے کام لے تو تمام مسائل ضرور یہ ہم کو قرآن حدیث سے ملتے ہیں۔ غور کی مثال حدیث شریف میں موجود ہے کہ عبداللہ بن مسعود کا ان عورتوں کو جو دانت باریک کرتی ہیں اور بال اکھاڑتی اور داغ لگاتی اور بال اپنے بالوں کے ساتھ ملاتی ہیں لعنت کرنا اور آپ کا فرمانا کہ میں اس پر کیوں لعنت نہ کروں جس پر خود خدا تعالیٰ اپنی کتاب میں لعنت کرتا ہے تو ایک عورت نے کہا کہ میں نے تمام قرآن پڑھا ہے مگر میں نے ان پر کہیں لعنت قرآن میں نہیں پائی تو عبداللہ نے فرمایا اگر تو غور کرکے پڑھتی تو ضرور لعنت پاتی۔ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔

اس آیت کو وہ عورت سن کر سکوت کرتی ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ عبداللہ بن مسعود کا اس آیت کے عموم سے استدلال کرنا ہمارے لئے قرآن کریم کو غور سے پڑھنے کے لئے دلیل ہے اور اس بات کی حجت ہے کہ جو حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماویں اور جس سے منع فرماویں وہ دراصل حکم الٰہی ہے۔ جیسے ارشاد ہے:۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ۔ میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دینی امور میں سوائے میری وحی کے نہیں بولتا پھر اللہ تعالیٰ کے رسول کی پیروی کرنا محض اللہ تعالیٰ کی پیروی کرنا ہے۔ وَمَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ۔ جس نے رسول اللہ صلعم کی پیروی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی پیروی کی اور حضور نے خود ارشاد فرمایا ہے۔ فمن اتبع ھدای فلا یضل ولا یشقی (مشکوٰۃ) جس شخص نے میری ہدایت یعنی طریقہ کی پیروی کی وہ ہرگز گمراہ نہ ہوگا

؎ جس طرح عبداللہ بن مسعود نے اس آیت سے استدلال کرکے مسئلہ قرآن سے ثابت کیا تھا اسی طرح ہم بھی استدلال کرکے تصویر بنانا قرآن سے منع ثابت کرتے ہیں۔

اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے فعلیکم بسنتی میری سنت کو لازم پکڑو۔ سنت تو وہی ہے جو حضور کا ارشاد اور فعل ہو۔ اور ارشاد ہے۔ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا الخ جو شخص حضور کی مخالفت کرے جبکہ اس کے لئے ہدایت ظاہر ہو چکی ہو اور صحابہ کرام کے طریقہ سے اور راہ نکالے اس کو ہم اس طرف پھیرتے ہیں جس طرف وہ پھرتا ہے ہم اس کو جہنم میں ڈالیں گے وہ بری جگہ ہے۔

اس طرح پر اور ارشاد ہے۔ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ۔ کسی مومن مرد اور عورت کو لائق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول صلعم کسی کام کا حکم کرے تو وہ اس امر کی مخالفت کریں اور اپنی خواہشات کے پیچھے چلیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھنا چاہتے ہو تو حضور کی پیروی کرو۔ اللہ تم کو دوست رکھے گا۔

علیٰ ہذا القیاس اس مضمون کے ساتھ قرآن بھرا پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے تمام امور کے فیصلہ کے لئے ایک قانون مقرر فرمایا ہے وہ یہ إِذَا تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ۔ یعنی جب تم کسی امر میں اختلاف کرو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلعم کی طرف اس امر کو لوٹاؤ پھر جیسے ان کا حکم ہو اس کی اتباع کرو۔

سو امر متنازع یہ ہے کہ تصویر ذی روح چیز کی بنانا جائز ہے یا نہیں۔ ہم اس قانون کے ماتحت پہلے قرآن کریم کو دیکھتے ہیں اس میں ارشاد ہے۔ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ یعنی جو تم کو رسول صلعم دے وہ پکڑ لو اور جس سے منع فرماوے اس کو چھوڑ دو اور اس سے کنارہ کرو۔ اب حدیث شریف کو دیکھتے ہیں تو ارشاد ہے۔ لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا تصاویر (مشکوٰۃ۔ بخاری) حضور فرماتے ہیں جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اس گھر میں فرشتے رحمت کے داخل نہیں ہوتے۔ اور دوسری حدیث میں آتا ہے

اشد الناس عذابا یوم القیامۃ یضاھون بخلق اللہ۔ سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو لوگ اللہ تعالیٰ کی پیدائش جیسے صورتیں بناتے ہیں اور ایک حدیث قدسی میں آتا ہے۔ ومن اظلم ممن ذھب یخلق کخلقی فلیخلقوا ذرۃ۔ کون شخص اس سے زیادہ ظالم ہے جو میری پیدائش جیسی تصویر بناتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اسی طور پر بہت سی احادیث صحیحہ کتب صحاح میں اندراج ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور انور نے تصویر ذی روح چیز کی بنوانے سے منع فرمایا ہے تمام احادیث میں عام ارشاد ہے کہ جس طرح سے بھی بنائی جاوے اسی زد میں آئیگا۔ حضور صلعم نے تصویریں بنانا منع فرمایا۔ چاہے وہ تصویر جس طور پر بنوائی جائے چاہے ہاتھ سے یا فوٹوگرافی سے یا اور کسی طریق سے بہرحال تصویر بنانا منع ہے باقی رہا یہ امر کہ کتا ماشی یا شکاری پھر کیوں گھر رکھا جاتا ہے اس کی تصریح اور اجازت خود حضور انور صلعم نے فرما دی جو ہمارے لئے حجت ہے اور قابل تسلیم امر ہے یہ عام کتوں سے مستثنیٰ امر ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ فرما کر محرمات ابدیہ کو مستثنیٰ کر دیا۔ اس طور پر حضور کا مستثنیٰ فرمانا ہمارے لئے حجت شرعیہ ہے جسے ہم بلا چون وچرا ماننے پر مجبور ہیں۔ یا دوسری جگہ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ الخ فرمایا پھر اس سے انبیاء علیہم السلام کو علیحدہ کیا گیا۔ کتا شکاری یا ماشی بھی اسی طرح علیحدہ ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ فلاں مولوی یا فلاسفر نے یہ کام کیا اور اسکے جواز کا فتویٰ دیا سو ان کا قول یا فعل ہمارے لئے حجت نہیں یہ ان کا فرمانا غلط ہے۔ باقی جو قرآن کریم کی ایک دو آیات مولانا صاحب نے جواز کیلئے نقل کی ہیں وہ انکی تفسیر بالرائے ہے جو قابل دلیل نہیں حضور نے تفسیر بالرائے کرنیسے سخت منع فرمایا

من قال فی القرآن برأیه فلیتبوأ مقعده من النار (الحدیث) [illegible] (۱۸۸)

ahmadimuslim.de

متفرقات

معاونین اہلحدیث کو بارہا توجہ دلائی جا چکی ہے کہ اخبار کی ترقی مسدود بلکہ معکوس ہو رہی ہے آپ حضرات اگر اس کی بقا چاہتے ہیں تو خریداری کو وسعت دیں۔ کم از کم ایک ایک نیا خریدار پیدا کر دینا ہر خریدار کے لئے کوئی مشکل نہیں۔ اگر آپ ہی اس کی اشاعت کی طرف توجہ نہ فرمائیں گے تو اور کون کریگا؟

وی پی بھیجے گئے ہیں مندرجہ خریداروں کو اہلحدیث ۳۰ اگست کا پرچہ وی پی بھیجا گیا ہے اگر کسی صاحب کا وی پی غلطی سے واپس ہو جائے تو وہ مہربانی کر کے قیمت اخبار جلد ارسال کر دیں ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۱۵۱۲- ۲۴۱۲- ۳۳۵۴- ۳۶۴۳- ۷۰۷۰-
۸۰۱۹- ۸۰۶۵- ۸۰۶۷- ۸۰۷۰- ۸۵۵۴-
۸۵۹۲- ۹۱۵۲- ۹۲۰۳- ۹۵۵۷- ۹۶۲۷-
۱۰۲۷- ۱۰۳۵۵- ۱۰۷۱۲- ۱۰۷۱۳- ۱۰۹۸۳-
۱۰۹۹۱- ۱۱۳۳۶- ۱۱۳۵۴- ۱۱۳۶۲- ۱۱۳۶۵-
۱۱۳۱۶- ۱۱۳۶۸- ۱۱۶۰۶- ۱۱۷۰۸- ۱۱۷۱۵-
۱۱۷۱۶-

مسجد شہید گنج کے تاریخی حالات اس کتاب میں مسجد شہید گنج، مزار حضرت شاہ کاکو اور ساتھ ہی مسجد اور مقبرہ حضرت شاہ چراغ کے مکمل اور مفصل تاریخی حالات درج ہیں اور مسجد شہید کے متعلق اُن تمام پہلوؤں پر جو ہندو اور سکھ اخبارات اس مسجد کے متعلق بیان کر رہے ہیں پوری وضاحت سے بحث کی گئی ہے۔ مسجد شہید اور مسجد شاہ چراغ کی چار ہاف ٹون تصاویر بھی ہیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت اعلیٰ۔ حجم ۱۸×۲۲/۴ کے ۵۲ صفحات۔ قیمت صرف ۴ر فی جلد ۱۰ جلد دو روپے۔ ملنے کا پتہ:۔ محمد عبدالجلیل قریشی۔ متصل دفتر رسالہ "قانون" انارکلی پیسہ اخبار بازار لاہور

قرآن مجید برائے فروخت مولوی عبداللہ صاحب میرٹھی کا مترجم قرآن مجید معہ احادیث التفاسیر نہایت عمدہ حالت میں موجود ہے۔ جس صاحب کو ضرورت ہو طلب فرما دیں۔ قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوگا۔ (عبدالسلام مدرس مدرسہ حاجی علیجان مرحوم کوچہ خانچند متصل گھنٹہ گھر دہلی)

ضرورت تراجم صحاح ستہ خاکسار کو مولانا مولوی وحیدالزمان مرحوم کے (تراجم صحاح ستہ) کی ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کے پاس ہوں اور وہ فروخت کرنا چاہیں تو میرے ساتھ خط و کتابت کرے احمد یار خان سیکرٹری انجمن اہل حدیث برانڈرتھ روڈ لاہور (پنجاب)

رفیق حج کی تلاش میرا ارادہ امسال انشاءاللہ حج کو جانے کا ہے۔ اور رمضان شریف تمام مکہ شریف میں گذارنا چاہتا ہوں۔ جو پہلا جہاز ماہ شعبان میں جاوے گا۔ اس میں جانے کا ارادہ ہے۔ براہ مہربانی اور صاحب بھی اگر اس سفر کو تیار ہوں تو مجھے مطلع کریں تاکہ سفر میں آرام رہے۔ (خان صاحب غلام جیلانی پنشنر تحصیلدار پشاور علاقہ آسیا محلہ غوائی خان)

دعوت مباہلہ مولوی محمد شریف و مولوی محمد بشیر صاحبان ساکنان کوٹلی لوہاراں مغربی چونکہ جماعت حقہ اہل حدیث کے خلاف ہمیشہ عوام میں نفرت وعناد پھیلاتے رہتے ہیں۔ اس لئے خاکسار نے ہر دو کو دعوت مباہلہ دی ہے۔ مضمون مباہلہ بذریعہ رجسٹری ان کو بھیج چکا ہوں جو وہ وصول بھی کر چکے ہیں۔ ناظرین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اہل حق کی مدد کرے۔

(خاکسار عبدالعزیز ناگی کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ)

دفع اشتباہ مدن پور۔ مولوی منشی محمد رحیم بخش صاحب اور عبدالشکور صاحب میں مکان و زمین کی بابت جو معاملہ و مقدمہ ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق میں نے کسی کے پاس مراسلہ وغیرہ نہیں ارسال کیا۔ کوئی صاحب مجھ پر کسی قسم کا شبہ نہ رکھیں۔ واللہ ما اقول شہید۔ (عاصی محمد سلیمان طاہر منزل مدن پور گیا) ۱۳۔ اگست ۳۵ء

جداگانہ انتخابات کانگرس کوشش کر رہی ہے کہ کونسلوں اور اسمبلی وغیرہ میں انتخاب مشترک ہوا کرے یعنی فرقہ وار اختلاف کو ملکی معاملات میں دخل نہ ہو۔ جمہور مسلمان اس کے خلاف ہیں وہ چاہتے ہیں کہ انتخاب فرقہ واری حیثیت پر مبنی ہو۔ اس رسالہ میں جداگانہ انتخاب پر بحث کی ہے۔ کتابت طباعت اعلےٰ (مفت) پتہ:۔ خان بہادر حاجی رحیم بخش صاحب ۲ فرید کوٹ روڈ لاہور (پنجاب)

مسجد شہید گنج لاہور مسجد مذکور کا واقعہ ایک تاریخی واقعہ ہو رہا ہے۔ اس کتاب میں لاہوری مسلمانوں کی کارگذاری وغیرہ درج ہے۔ (مفت ہے)۔ پتہ۔ مخدوم مرید حسین سجادہ نشین بہاءالحق ملتان شہر)

مولانا سیالکوٹی امرتسر میں عزیز ذکاءاللہ کے فرار کی خبر سن کر مولانا موصوف اس ہفتہ امرتسر تشریف لائے۔ بعد اسکے طباعت تفسیر فاتحہ میں کئی روز مشغول رہے۔ ان ایام میں تذکیر اور تدریس ترجمہ قرآن کا شغل رہا۔ جزاہم اللہ۔

حاجی عبدالرحمن صاحب بنارسی اور کانفرنس اہل حدیث جناب حاجی وحافظ عبدالرحمن صاحب بنارسی کے انتقال پُر ملال سے بہت افسوس ورنج ہوا۔ آپ کے انتقال سے نہ محض جماعت اہل حدیث بنارس کو نقصان پہنچا بلکہ تمام ہندوستان کی جماعت اہلحدیث کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ خدا مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ مرحوم اور مرحوم کے خاندان کی سخاوت کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ مرحوم حاتم زمانہ تھے اور آپ کا خاندان حاتم زمانہ کا خاندان تھا۔ الولد سر لابیہ کے مطابق ضرور ہے کہ مرحوم کے ورثا جناب مولوی عبدالاحد صاحب، مولوی عبدالمتین صاحب و عبدالحق صاحب مرحوم کے سچے جانشین ہونگے۔ اس لئے میں بذریعہ اخبار ہذا مرحوم کے ورثا سے دو گذارشیں کرنی چاہتا ہوں۔ انگریزی اخباروں سے معلوم ہوا کہ مرحوم نے انتقال سے قبل پچاس ہزار روپے بنارس کے مسلم ہائی سکول کو عطا فرمائے ہیں۔ یہ کام بہت ضروری اور اچھا ہوا ہے۔ فجزاہ اللہ۔ لیکن گذارش یہ ہے کہ سرکاری قاعدے کے مطابق مسلم سکول بنارس کو اس پچاس ہزار کی رقم کے مل جانے کے بعد اتنی ہی رقم یو۔ پی گورنمنٹ دیگی تو کل رقم ایک لاکھ ہو گئی۔ (باقی برصفحہ ۱۳ کالم ۳)

(۸۸۲)

ملکی مطلع

لاہوری مسجد کے متعلق گورنمنٹ کا کیا قصور؟

مسجد شہید گنج کا واقعہ ہندوستان سے نکل کر تمام اسلامی دنیا میں پھیل چکا ہے۔ اسلامی دنیا بالاتفاق لاہور کے مسلمان لیڈروں کو اور حکومت پنجاب کو مورد عتاب بناتی ہے۔ حامیان حکومت حکومت کی طرف سے جواب دیتے ہیں کہ حکومت اس میں کیا کرتی جبکہ عدالت عالیہ کے فیصلے سے مسجد سکھوں کو مل چکی ہے۔ معترضین جواب الجواب میں کہتے ہیں کہ مسجد اگر سکھوں کی تھی تو سکھوں کی حمایت حکومت نے کیوں کی؟ مسلمانوں اور سکھوں کو باہمی فیصلہ کرنے دیتی۔ کیوں گوروں کی فوج کو درمیان میں حائل کر کے سکھوں کو مسجد گرانے میں آسانی پیدا کر دی۔ حامیان حکومت جواب دیتے ہیں کہ مسلمانوں اور سکھوں کو اگر چھوڑ دیا جاتا تو سخت کشت وخون ہوتا جس سے حکومت اپنے فرض (قیام امن) ادا کرنے میں قاصر رہتی۔ ہمارے نزدیک یہ جواب صحیح ہے۔ باوجود اس کے ہم حکومت کو ذمہ دار اور قصوروار جانتے ہیں۔ جس کی دلیل اور تفصیل قابل غور ہے۔

عرصہ کئی سال کا ہوا کیکڑی ضلع اجمیر میں ایک مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق احناف اور اہل حدیث میں تکرار ہو کر مقدمات تک نوبت پہنچی۔ احناف اہل حدیث کو حق نماز نہ دیتے تھے۔ عدالت عالیہ تک اہل حدیث جیت گئے۔ تاہم وہاں کی پولیس اور حکام نے اہل حدیث کو مسجد میں نماز ادا کرنے کی اجازت نہ دی۔ آخر اہل حدیث کانفرنس کی طرف سے ایک وفد شملہ گیا جس کے تین ممبر تھے۔ حاجی عبدالغفار صاحب آف حاجی علی جان، حاجی بشیر الدین صاحب سوداگر، خاکسار ابوالوفاء۔ شملہ میں سر شفیع مرحوم کی وساطت سے راجپوتانہ کے اعلیٰ افسر سے ملے۔ ہز ہائینس نواب صاحب لوہارو نے بھی وفد کی تائید فرمائی۔ وفد نے اچھی طرح اپنا سارا حال سنایا۔ افسر مذکور نے بڑی توجہ سے سب کچھ سن کر ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور فرمایا کہ وہاں کے چیف کمشنر سے دریافت حال کروں گا کہ باوجود فیصلہ عدالت عالیہ کیوں اہل حدیث کو اجازت نہیں دی جاتی۔ صاحب موصوف کے دریافت کرنے پر وہاں کے اعلیٰ حاکم نے جواب دیا کہ فیصلہ عدالتی بے شک ایسا ہی ہے لیکن چونکہ فساد کا خطرہ ہے۔ اس لئے تاقیام امن اہل حدیث کو روک دیا گیا ہے۔

اس واقعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ باوجود فیصلہ عدالت عالیہ کے حکومت عالیہ کو اندیشہ فساد کی صورت میں طاقت (پاور) حاصل ہے کہ فیصلہ عدالت عالیہ کو ملتوی کر دے اور یہ اختیار اس فیصلہ کو غلط نہیں قرار دیتا۔ بلکہ عارضی التوا ہوتا ہے جب تک حکومت کو قیام امن کا یقین نہ ہو۔

سوال یہ ہے کہ کیا یہ اختیار حکومت راجپوتانہ ہی کو حاصل تھا۔ حکومت پنجاب کو نہیں۔ بیشک ہر صوبہ کے اعلیٰ افسر کو ہوتا ہے۔ پھر کیوں نہ حکومت پنجاب نے اس طاقت سے کام لیا۔ سکھوں کو حکم دیتی کہ باوجود فیصلہ عدالت کے مسجد کو بحال رکھو۔ کیونکہ فساد کا اندیشہ ہے۔ ہم ممبران کونسل اور اصحاب قانون کی تقریریں پڑھتے رہے۔ کسی صاحب نے حکومت کو اس طاقت کے استعمال کرنے کا مشورہ نہیں دیا۔ یا ہم نے نہیں پڑھا۔ بہرحال مشورہ دیا گیا یا نہ دیا گیا حکومت پنجاب نے اس خوفناک موقع کا اچھی طرح اندازہ نہیں کیا۔ یا کسی دوسری ناقابل ذکر حکمت عملی پر عمل کر کے اندیشہ فساد کو دل میں جگہ نہ دی۔ بہرحال جو کچھ بھی کیا تدبر اور تدبیر کے خلاف کیا ؎

رموز مملکت خویش خسروان دانند

ابی سینیا حبش کی حکومت

چونکہ اٹلی کی خفگی اور جنگی طیاری کی وجہ سے ابی سینیا کا بہت ذکر ہو رہا ہے۔ اس لئے ہم اپنے ناظرین تک ابی سینیا کا حال (ایک مسیحی رسالہ سے) نقل کر کے پہنچاتے ہیں۔

کاروبار لوگ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے عموماً کم علم ہیں اور جو صاحب علم سمجھے جاتے ہیں وہ لال پری کے شیدا ہیں۔ عام قیاس سے ہر صاحب عقل اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ لوگ کس حد تک اس مد میں آ سکتے ہیں۔ جو خواندہ ہیں وہ سرکاری دفاتر میں کام کرتے ہیں اور باقی قریباً محکمہ بخ کے ملازم۔ کیونکہ وہاں یورپین کافی سے زیادہ تعداد میں ہیں اور ہر ایک کے گھر میں کم از کم ایک دو خادموں کا ہونا لازمی امر ہے۔ ہمارے ہندوستانی بھائی بھی کافی ہیں۔ اگرچہ پنجابی صرف دس پندرہ کی تعداد میں ہونگے مگر گجراتی کافی ہیں۔ ان میں محمد علی اینڈ کو نمایاں طور پر شہرت رکھتے ہیں۔ یہی ایک فرم ہے جو ابی سینیا کے چپہ چپہ میں اپنی جائداد منقولی رکھتی ہے۔ ان کے سینکڑوں ملازم ہیں۔ لاکھوں روپیہ کا بیوپار کرتے ہیں۔ شہنشاہ تفری خاص خاص موقعوں پر ان کے ہاں جلوہ افروز ہو کر عزت بخشتے ہیں۔ ملک کی تجارت ہندوستانیوں اور یورپینوں کے ہاتھ میں ہے اور حبشی محض ان کے گھریلو نوکر ہیں یا کوئی اکا دکا شامت کا مارا ان کے کارندے کی حیثیت میں کام کرتا ہے۔

اب یہ لوگ کچھ نہ کچھ ہنر سیکھ رہے ہیں۔ کھڈی کا کام بھی کرتے ہیں۔ اور عموماً اپنے دوپٹے بنتے ہیں۔ درزی کے کام میں عام لوگ دلچسپی لے رہے ہیں اور عدیس بابا میں جا بجا سنگر سوئنگ مشین پاؤں سے چلانے والی نظر آنے لگی ہے۔ یہ مشین اقساط پر خرید کر کے گذارہ کرتے ہیں۔ یا کوئی مالدار چند ایک مشین خرید کر کچھ درزی ملازم رکھ لیتا ہے۔ عدیس بابا میں ایک خاص جگہ ہے جہاں یہ لوگ مشین چلاتے اور کپڑا سیتے ہیں۔ یہ جگہ بھی اچھی دلچسپ ہے کیونکہ مشینوں کی آواز ایک اچھی فیکٹری کی مشینوں کی آواز سے مشابہ ہوتی ہے۔

ترکھان اور لوہار بھی مل جاتے ہیں۔ کام کی کچھ نہ پوچھئے کہ آیا ہماری تسلی کے مطابق کر سکتے ہیں یا نہیں البتہ وہ حبشی عقل کو ضرور استعمال میں لا رہے ہیں۔ اسی طرح معمار بھی دستیاب ہو جاتے ہیں۔ یوں تو وہاں ہر ایک

مسدس حالی۔ خواجہ الطاف حسین حالی کی مشہور تصنیف۔ نمبر ۱۲ ، اہلحدیث امرتسر (۸۸۳)

ahmadimuslim.de

قسم کا آدمی مل جاتا ہے۔ کمی کسی چیز کی بھی نہیں۔ لوہار اپنی بھٹی گرم کرکے کیل ڈیل ٹھونک لیتا ہے اور سب کی حسب منشا کام چلا کر کیمیکل انجینئر بن بیٹھتا ہے ترکھان بھی کسی حبشی دروازہ کے کواڑ کو چھیل کر موچھوں پر تاؤ دے لیتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک اعلیٰ استاد ہے۔ یہی دوسرے پیشہ وروں کا حال ہے۔ البتہ کسی حبشی آدمی کو موچی کا کام کرتے نہیں دیکھا بلکہ غیر ملکی ارمنی اور یونانی ان کی یہ کمی پوری کر رہے ہیں اور خوب منافع لیتے ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ ان کی زندگی کا دارومدار کس چیز پر ہے جبکہ تجارت اغیار کے ہاتھوں میں ہے اور نیز تجارت بھی تبھی قائم ہو سکتی ہے جب مختلف ملکوں کی اشیا کا باہم تبادلہ ہو۔ ضروری ہے کہ یہ ملک بھی کچھ نہ کچھ برآمد کرتا ہو۔ چونکہ ملک میں بارش کافی سے زیادہ ہوتی ہے زمین نہایت ہی زرخیز ہے۔ اس لئے لوگ اپنے گھروں میں مکی اور دیگر اشیاء مثلاً سرخ مرچ یا کوئی سبز ترکاری بو دیتے ہیں۔ صرف ان کو اپنے ہاتھ سے ایک دفعہ زمین کے اوپر کی مٹی کو نیچے اور نیچے والی کو اوپر کرنا پڑتا ہے۔ پھر بیج بکھیر دیتے ہیں۔ پھر نہ پانی کی ضرورت اور نہ کسی دیگر امر کا خیال۔ وقت مقررہ پر امید سے زیادہ پھل مل جاتا ہے۔ اور یہ لوگ کچھ گذارہ کے لئے حاصل کر لیتے ہیں۔

اندرون ملک میں ایک ایک آدمی کے پاس سینکڑوں کی تعداد میں صرف گائے بیل ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھیڑ بکریاں بھی ہوتی ہیں۔ مال مویشی کے لئے قدرت خود ہی کافی سے زیادہ خوراک کا بندوبست کر دیتی ہے۔ جانور خوب موٹے تازے دیکھنے میں آتے ہیں۔ یہ لوگ گھی بنا کر بڑے بڑے مقامات کی طرف بھیج دیتے ہیں۔ جس طرح ہمارے ہاں دیہات میں کمائے ہوئے چمڑہ کی مشکوں میں پانی بھرا جاتا ہے۔ اسی طرح کی مشکوں میں یہ لوگ گھی کو بھر رکھتے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ یہ چمڑا اچھی طرح کمایا ہوا نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ گھی میں ایک خاص قسم کی بو آتی ہے۔ یورپین لوگ تو عموماً چربی اور تیل وغیرہ کھانے میں استعمال کرتے ہیں مگر ہندوستانی اس گھی کو خوب گرم اور تقطیر کرکے استعمال میں لاتے ہیں۔ خاصکر آڈل قوم کا گھی ابی سینیا میں مشہور ہے۔ اس قوم کا ذکر آئندہ کسی صفحہ پہ آئیگا

چونکہ گائے بیل کا گوشت بہت ہی زیادہ کھایا جاتا ہے اور یہ جانور جن کو حلال کیا جاتا ہے اس قدر موٹے تازے ہوتے ہیں کہ ان کے چمڑے کی مانگ دیگر ممالک میں بہت ہوتی ہے۔ یورپین یہاں کا چمڑہ یورپ کی منڈیوں میں بھیجتے ہیں۔

غیر ممالک کے لوگ چونکہ کافی سے زیادہ سکونت پذیر ہیں۔ ان کی روزانہ ضروریات کی اشیاء بھی ملک میں درآمد ہوتی رہتی ہیں جس پر گورنمنٹ قیمت کے مساوی بلکہ زیادہ محصول لگاتی ہے۔ مثلاً جس چیز کی قیمت جبوتی میں ایک روپیہ ہو وہ عدیس ابابا میں دو بلکہ سوا دو روپیہ میں بکے گی۔

جو چیز سب سے زیادہ برآمد ہوتی ہے وہ یہاں کی کافی ہے۔ اب یہ چیز ملک کے ہر حصہ میں کاشت کی جاتی ہے۔ اول اول ابی سینیا کے صوبہ کافا کی پیداوار تھی اور اس نے اپنا نام بھی اپنی جائے پیدائش سے حاصل کیا۔ جتنی ملک ابی سینیا میں کاشت کی جاتی ہے۔ شائد ہی کسی اور ملک میں ہوتی ہو۔ یہ تمام دنیا میں مشہور ہو چکی اور تمام یورپ کو یہاں سے بھیجی جاتی ہے۔ ابی سینیا سے صرف چمڑا، کافی، اور قدرے گھی ہی برآمد ہوتے ہیں۔ باقی تمام اشیاء کی نمک سے لیکر سوئی تاگے تک اس ملک میں درآمد ہوتی ہے۔

پیداوار چونکہ زمین نہایت ہی زرخیز ہے اس لئے ہر قسم کی پیداوار خواہ تھوڑی مقدار میں ہو یا زیادہ دیکھنے میں آتی ہے۔ ان اشیاء سے ملک کی آب و ہوا کا اندازہ بھی کیا جا سکتا ہے کیونکہ زمین کی زرخیزی کے علاوہ آب و ہوا کا اثر نباتات پر بہت ہوتا ہے زمین کی زرخیزی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بارش ہونے سے زمین جب گیلی یا نمدار ہو جاتی ہے تو چلنا بالکل محال معلوم ہو جاتا ہے یعنی زمین اس قدر لیسدار ہے کہ پاؤں اٹھانا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ اٹھانے سے پاؤں ایک ایک سیر بوجھل ہو جاتے ہیں۔ مگر افسوس لوگ اس قدر کاہل ہیں کہ قدرت کی سب نعمتوں سے خود کو محروم کئے جا رہے ہیں۔ اگر لوگ محنتی اور جفاکش ہوں تو دیگر ممالک سے زیادہ مالدار ہو سکتے ہیں۔ معدنیات بھی ہر قسم کی پائی جاتی ہیں مگر ان سے ابھی ملک حبش کے باشندے فائدہ اٹھانے سے قاصر ہیں۔ کیونکہ ان کا دائرہ علم جیسا کہ مذکور ہو چکا بہت تنگ ہے پھر دوسرے یہ کسی غیر قوم کے آدمی پر اعتبار نہیں کرتے کہ وہ ان کے لئے ایسے کام کرے۔

نباتات میں سے یہ اشیاء میرے اپنے دیکھنے میں آئی ہیں۔ گندم۔ جو۔ نخود۔ مکی۔ مونگ۔ ماش۔ مٹر۔ توریا۔ تل۔ سبز ترکاری۔ قریباً ہر قسم نیشکر۔ روئی اور پھل بھی مختلف اقسام کے جو یہاں ہوتے ہیں۔ جن میں کیلا اور ایک قسم کا مالٹا با فراط ملتے ہیں۔ زمین روئی کے اس قدر قابل ہے کہ احاطہ بمبئی اور برار کی زمینوں کو مات کر رہی ہے بالکل کالی سیاہ۔ مگر ایک یورپین نے گورنمنٹ سے واحد اجارہ لے رکھا ہے۔ نہ ہی وہ خود کاشت کرتا ہے اور نہ ہی زیر شرائط کوئی اور کاشت کرنے کا حق رکھتا ہے۔ اگر کوئی پوشیدہ طور پر کرے تو مجرم گردانا جاتا ہے۔" (المائدہ۔ لاہور)

انجمن تبلیغ الاسلام خانپور

۱۹۲۰ء سے تاحال تبلیغ و تدریس کا کام نہایت جانفشانی سے کر رہی ہے۔ اس انجمن نے مرزائیت کے خلاف بڑے بڑے نو دس جلسے متفرق دیہات اور قصبات میں کئے اور آمدہ مبلغین قادیانیوں کے مختلف دلائل اور دعاوی پر مکمل بحث کرکے عوام کو اس فتنہ سے خبردار کیا۔ تمام دیہات اور قصبات ملحقہ میں اس انجمن کا بہت فیض پہنچ رہا ہے اور لوگ بد رسموں اور بد عقائد سے بھی تائب ہو رہے ہیں اس لئے ایسے علاقہ میں اس انجمن کا قیام بہت ضروری ہے۔ چونکہ آج کل انجمن کی مالی حالت بہت خراب ہو رہی ہے۔ سب احباب خیر صدقات اور مال زکوۃ سے ضرور اسکی مدد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظم عبدالغنی ۔ انجمن تبلیغ الاسلام خانپور ضلع رحیم یار خان ریاست بہاولپور)

افغانستان کے آزاد مسلمانوں کی موجودہ حالت پر (۸۸۴) نمبر ... (یعنی اہلحدیث امرتسر)

ہیضہ اچانک آتا ہے

اور بعض اوقات طبی امداد حاصل کرنے کا موقع نہیں دیتا لہذا

رجسٹرڈ

"امرت دھارا"

کی ایک شیشی ہمیشہ اپنے پاس جیب میں رکھئے۔ جو کہ مصیبت کے وقت آپ کی یا آپ کے لواحقین کی بہترین اور فوری امداد ثابت ہوگی!

امرت دھارا قریباً تمام وبائی امراض کے لئے بہترین حفظ ماتقدم اور صحت بخش دوا ہے

اس موسم میں معدہ کی عام امراض اور خانگی تکالیف کی ایک ہی دوا ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ

احتیاط } نقلوں سے بچو! کیونکہ سخت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش کو بڑھادینگی صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا ۲۳ لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ

اکسیر ہاضمہ

۲۹

اکسیر ہاضمہ۔ اس کا اشتہار آپ حضرات پہلے بہت ہی بار پڑھ چکے ہیں کہ اسکے کیا کیا فوائد ہیں۔ اس لئے لمبا چوڑا اشتہار لکھنے کی ضرورت نہیں مگر پھر بھی یہاں دو ایک لفظ لکھ دیتے ہیں اسکے استعمال سے صحت قائم رہتی اور بیماریوں سے نجات ملتی ہے مثلاً بدہضمی، نفخ کا ہوجانا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی جانا، کھانا ہضم نہ ہونا، طبیعت کا خوش نہ رہنا وغیرہ۔ قیمت بلحاظ فوائد کے بہت ہی کم۔ فی ڈبہ ۱۰/ محصول ۵/

اکسیر موتی دانت۔ دانتوں کی بیماریوں کو دور کرکے نہایت ہی سفید میل کچیل سے صاف موتیوں کیطرح چمکیلے کردینا اسکا ایک معمولی کام ہے۔ قیمت صرف فی ڈبیہ ۸/ محصول ۵/

پتہ:- اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ امرتسر

سرمہ نور العین

۱/۲۵

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ بینگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱۲/

منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

میحائی گوہر طلب۔ کم خرچ بالانشین نسخہ جات۔ قیمت ۱۲/ ۔ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

مومیائی

۴۹/۱۵

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے، ابتدائی سل و دق۔ دمہ، کھانسی۔ ریزش بکثرت سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲/ آدھ پاؤ ۲/ ۔ پاؤ بھر ۴/ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔ (۸۸۵)

تازہ ترین شہادات

جناب ایم عبدالحق صاحب یتور میشر۔ آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوا کر اپنے ایک دوست کو استعمال کرنے کے لئے دی تھی۔ خدا کے فضل سے فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک ارسال کریں۔ (۱۲ جولائی ۳۵ء)

جناب ایم ضمیر الدین احمد صاحب دربھنگہ۔ آپ کے ہاں سے کئی ایک بار مومیائی منگوائی بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ دو چھٹانک اور بھیج دیں۔ (۲ اگست ۱۹۳۵ء)

جناب حافظ سید عبدالرزاق صاحب تولا پور۔ مومیائی کے استعمال سے مجھ کو فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک اور ارسال کریں۔ (۱۴ اگست ۱۹۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:-

حکیم محمد سردار خان پروپرائٹر

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

۱۵/۴۶

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ ۴ روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوۃ مترجم ومحشی

اُردو کا ہدیہ سات روپے

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبد الغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

ہر خاص وعام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

طلا نو ایجاد رجسٹرڈ

۱۲/۴

ڈاکٹر فرانس کا ایجاد علاج وکمزوری۔ جو شخص اس طلا کو بیکار ثابت کر دے اسکو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جاویگا یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے طیار کیا ہے جو مثل بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہوجاتا ہے جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں تو فوراً اس طلا سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلا سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہوچکے ہیں۔ اسکے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ طلا کے ہمراہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی ایجاد حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی طلا اس مرض کے واسطے ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس تین روپے آٹھ آنے (دیجئے)

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

فائدہ مند بیمہ رجسٹرڈ ۱۲۵۷ع

۲۳/۲۵

آپ کا کل سرمایہ محفوظ، کم لاگت سے کثیر فائدہ خود حاصل کیجئے آل اولاد عزیز دوست کو فائدہ پہنچایئے۔ دونوں جہاں میں نفع ہوگا۔ باریک تحریر کی لکھائی پڑھائی، تیز روشنی کی چمک، دھوپ کی تپش، پتھر کے کوئلہ کے دھوئیں سے طرح طرح کے بکثرت امراض آنکھوں میں پیدا ہوجاتے ہیں فی صدی کی چشمہ لگانے پر مجبور ہوتے ہیں ضعف بصارت روہے دگرد نوس، ڈھلکہ، نزلہ، ناخونہ، رتوندی، سوزش وغیرہ وغیرہ کی عام شکائتیں دیکھنے سننے میں آتی ہیں۔ ایسے تمام امراض چشم کے واسطے ایک آئی پوڈر ایجاد ہوا جس کو ۲۵ سال متواتر تجربہ کیا گیا جو اکسیر ولاثانی اور نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ بڑے بڑے نامی ڈاکٹروں، حکیموں ویدوں، روٴسا اور عہدہ داروں کی سندوں کے علاوہ بہترین سند یہ ہے کہ نمونہ مفت بلا صرفہ منگوا کر آزمائیے ممکن نہیں کہ بعد تجربہ آپ قیمتاً نہ منگوائیں۔ سینکڑوں روپیہ کی ادویات سے جو فائدہ نہ ہوتا ہو اس سفوف سے ہوگا۔ یقینی آنکھوں کا بیمہ ہے۔ آئی پوڈر لگانے والا کبھی آنکھوں کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوتا۔ قیمت فی پیکٹ صرف عہ جو آنکھ جیسی نعمت کے واسطے گراں نہیں۔

پتہ:۔ مینجر اودھ فارمیسی ہردوئی

ثنائی پاکٹ بُک مجلد

مصنفہ حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی امرتسری

اس میں تمام مذاہب (آریہ، عیسائی، بہائی، مرزائی، شیعہ، نیچری، دہریہ، منکرین نبوت، سکھ، بت پرست وغیرہ) پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے۔ اور ہر ایک مذہب کی تردید میں بھی دو دو تین تین دلائل دیئے گئے ہیں۔ غرضیکہ ایک قابلدید چیز ہے پاکٹ سائز ہے۔ قیمت صرف ۶/ علاوہ محصول

(منگوانے کا پتہ)

دفتر اہلحدیث امرتسر

(تصانیف مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب)

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن

(عربی زبان) بڑی شان وشوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص وعام ہوچکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے۔ بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کا متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری۔ قیمت للعہ

تفسیر ثنائی

(اُردو) یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی آٹھوں جلدیں طبع ہوکر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں۔

جلد اول۔ سورہ فاتحہ وسورہ بقرہ۔

جلد ثانی۔ سورہ آل عمران ونساء

جلد ثالث۔ سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔

جلد رابع۔ از انفال تا سورہ بنی اسرائیل

جلد خامس۔ از بنی اسرائیل تا سورہ شعراء

جلد ششم۔ از شعرا تا صفات۔

جلد ہفتم۔ از صفات تا سورہ نجم۔

جلد ہشتم۔ از سورہ قمر تا سورہ والناس۔

نوٹ:۔ قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ دو روپے اور پورا سٹ ایک وقت خریدنے والے سے عہ۱۳ روپے لئے جائینگے

تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان

عربی زبان میں ہے۔ شروع میں مقدمہ درج ہے جسمیں علم معانی، علم بیان وغیرہ کی اصطلاحات درج کی گئی ہیں اور تفسیر میں بھی جہاں کہیں ان اصطلاحات کا ذکر ہے انکے نمبر دیدیئے ہیں تاکہ قاری ورق الٹ کر فوراً دیکھ سکے۔ بسردست سورہ فاتحہ وبقرہ کی تفسیر شائع کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲/

پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

سفر حج کو جانے سے پہلے

کتب ذیل کا مطالعہ ضروری ہے

مسائل حج } اس کتاب کے شروع میں مسائل حج مفصل طور پر دئیے گئے ہیں۔ اس کے بعد فضائل حج کا باب ہے۔ جسمیں سفر حج کی ہدایات وغیرہ ہیں۔ روانگی، داخلہ مکہ، داخلہ حرم، طواف وغیرہ اور ان مراسم میں دعائیں وغیرہ سب کا استقصاء ہے۔ پانچ نقشے بھی ہیں جو بہت ہی مفید ہیں ہر حاجی کو جو حج کا قصد کرتا ہے اس کتاب کا اپنے پاس رکھنا ازبس ضروری ہے۔ ان کی ہدایتوں پر عمل کرنے سے اس کے سفر طویل کی بہت سی تکالیف و مصائب کم ہو جائیں گی اور وہ اس دور دراز سفر پر اس طرح جائیگا گویا تمام راستوں اور حالات کو جانتا ہے۔ مصنفہ مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری۔ قیمت ۵ر

عربی بول چال } مصنفہ حافظ عبدالرحمٰن صاحب امرتسری۔ جو عربی زبان سیکھنے، عربی اخبارات پڑھنے اور عربی میں خط و کتابت کرنے کے واسطے فائدہ مند ہے۔ مع مفصل فرہنگ دو ہزار سے زائد الفاظ جدیدہ جو آج کل مصر و شام میں مستعمل ہیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲ر حصہ دوم ۱۲ر

تاریخ الحرمین الشریفین } اس کتاب کی اصل خوبیاں اگرچہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں لیکن جس ترتیب و جامعیت کے ساتھ تمام تاریخی، تمدنی، سیاسی، اور مذہبی حالات و مقامات کا استقصار کیا گیا ہے۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے حالات جس خوبی سے اس میں لکھے گئے ہیں وہ آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہیں ملیں گے کتاب ہذا میں تمام راستوں اور حرم ہائے محترم کے خاکے مشہور مناظر کے فوٹو اور عرب شریف کا رنگین نقشہ بھی دیا گیا ہے۔ قیمت ۱؍۸

نجد و حجاز } مولفہ علامہ سید محمد رشید رضا مصری ایڈیٹر "المنار"۔ مترجمہ مولانا عبدالرحیم صاحب پشاوری۔ نجد کی تاریخ، نجدی قوم کے عادات و خصائل اُن کی مذہبی حیثیت و حالت، سلطان عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن کے سوانح، شریف حسین کی غداری، اس کی اور اس کے بیٹوں کی کفر دوستی آویزش نجد و حجاز کے حقیقی اسباب اور دوسرے متعلقہ مسائل کو نہایت خوبی و جامعیت اور حسن ترتیب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲؍

سفرنامہ حجاز } مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ جسمیں حرمین پاک کی ہر چیز اور ہر مقام کی صحیح تاریخ مناسک حج کا دلچسپ بیان، فرضیت حج کے عقلی دلائل، معلومات صحیحہ کا ذخیرہ، اقوام

عرب کے حالات مع نقشہ جات درج ہیں۔ قیمت ۸؍

یاد حبیب کو تازہ رکھنے والی کتب

شمائل ترمذی مترجم اُردو } یہ کتاب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق حسنہ کا بہترین مجموعہ ہے حدیث کی عربی عبارات جلی با اعراب لکھی گئی ہیں۔ ترجمہ بین السطور ہے۔ ترجمہ سلیس اردو میں ہے۔ یہ کتاب آپ کی صورت، سیرت، مہر نبوت، بالوں کی سفیدی، سیاہی، خضاب، کنگھی، سرمہ، موزے، نعلین، انگشتری، تلوار، زرہ، خود، عمامہ، کلاہ، تہبند، طرز معاش، رفتار، گفتار، نشست برخاست، عصا وغیرہ پر سہارا لینا، کھانا، پینا، خوشبو لگانا، پہننا، خوش طبعی، حسن سلوک، قصص و حکایات، سونا اور جاگنا، نماز، تہجد، سنت و نوافل، روزہ، تلاوت قرآن، تواضع، حیا، علاج، روٹی، سالن، پانی، برتن، میوہ، سونے اور کھانے کے بعد دعائیں پڑھنا، ہاتھ منہ دھونا، وفات، ترکہ وغیرہ وغیرہ مضامین پر مشتمل ہے۔ قیمت ۱؍۴

پیارے نبی کے پیارے اخلاق } اس کتاب میں حضرت رسول اکرمؐ کے بے نظیر اخلاق و محاسن کا بیان تفصیل وار لکھا گیا ہے۔ حضور کے حسن خلق، خلق خدا سے ہمدردی، عدل و انصاف، صداقت و امانت، ایفائے عہد، صبر و استقلال، عفو و درگزر، دشمنوں سے حسن سلوک اور لطف و کرم۔ جنگ کے قیدیوں سے نیک برتاؤ، آپ کے بلند پایہ اخلاق سے متاثر ہو کر مخالفین کا آخر کار خود بخود اسلام میں داخل ہو جانا۔ غیر مسلموں سے رواداری اور حسن سلوک، شفقت و نرمی، تواضع و انکسار، زہد و قناعت اور سخاوت و بہادری کے چیدہ چیدہ واقعات لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۶؍

رحمۃ للعالمین } نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر یہ کتاب مستند اور صحیح روایات سے قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی نے مرتب و مدون کی ہے۔ اس کے متعلق محدثین، مورخین، علماء، وغیرہ کا اتفاق ہے کہ اس سے بہتر کتاب سیرت نبوی پر کسی زبان میں نہیں ہوئی۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ علیگڈھ اور جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن [illegible] کتاب میں داخل ہے۔ کتابت، طباعت اور کاغذ بہت اعلےٰ ہے۔ [illegible] جلد اول ۶۔ جلد دوم ۱۲؍۔ سوم ۲؍۔

سیرت ابن ہشام } آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانح عمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبدالملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی۔ اردو خوان اصحاب کی ضیافت طبع کے لئے بامحاورہ سلیس اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ حضور صلعم کے

(۸۸۷)

شجرہ نسب سے شروع کر کے تا وصال حق تمام کی دمدنی غزوات [illegible] کو مفصل طور پر قلم بند کیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ [illegible] ہے۔ ضخامت ۵۱۲ صفحات۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ قیمت [illegible]

خاتم الانبیاء

مسمّٰی بہ اوجز السیر لخیر البشر۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی [illegible] جامع سوانح عمری۔ سیرت کی نہایت مستند کتب زاد المعاد، ابن ہشام، حلویہ، سرور المحزون، دروس السیرہ وغیرہ سے سلیس اردو میں جمع کی گئی ہے۔ ان مشہور اوہام کا بھی جواب دیا گیا ہے۔ جو مخالفین اپنی کور باطنی سے آفتاب نبوت پر کیا کرتے ہیں۔ قیمت ۱۰؍

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب

مؤلفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ آنحضرت صلعم کے حالات پیدائش سے لیکر تا وفات کل واقعات و جملہ سیرو معجزات خصوصاً واقعہ معراج حضرت مولانا نے نہایت ہی عالمانہ ومحققانہ انداز سے قلمبند کیا ہے۔ کتابت، طباعت اعلیٰ ضخامت ۲۸۰ صفحات قیمت ۱۲؍

پیارے نبی کے پیارے حالات

مؤلفہ مولانا فیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جو ایک طرح پر قرآن مجید کی تفسیر اور تمام آسمانی کتابوں کا لب لباب ہے۔ گزشتہ آسمانی کتابوں میں جس قدر پیشگوئیاں اسلام اور رسول خدا کی نسبت موجود ہیں ان میں سے بکثرت اس کتاب میں درج کی گئی ہیں۔ جس سے مومن کا ایمان خدا اور رسول پر ایسا مستحکم ہو جاتا ہے کہ پھر وہ کسی کے بہکانے سے متزلزل نہیں ہو سکتا کتاب ہذا کی پہلی جلد میں آنحضرت سے پہلے انبیاء کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے اور تیسری جلد میں علاوہ حالات نبوی کے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق وغیرہ کی فلاسفی بہت عمدہ پیرائے میں بیان کی گئی ہے سائز ۲۶×۲۰ ضخامت جلد اول ۳۲۵ صفحات۔ قیمت ۱۲؍ جلد دوم ۳۲۰ صفحات قیمت ۱۲؍۔ جلد سوم ۱۲؍ ضخامت ۳۰۴ صفحات۔ قیمت ہر سہ حصہ دو روپے چار آنے (۲؍۴) نوٹ۔ پہلے اس کتاب کی قیمت فی حصہ ۱۲؍ تھی۔ مگر اب فی حصہ ۱۲؍ ہے۔

ہمارے رسول

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آسان اور مختصر حالات زندگی۔ بچوں کے لئے [illegible] مفید ہے۔ کتابت طباعت دیدہ زیب۔ قیمت ۵؍

مہر نبوت

بچوں کے لئے سیرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات۔ کتابت طباعت عمدہ۔ قیمت ۲؍

حیات مسنونہ

مسلمان کا اعلیٰ معراج کمال یہ ہے کہ اس کی زندگی مطابق سنت نبویہ ہو۔ اس مقصد کو ملحوظ رکھ کر حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ نے تصنیف فرمائی ہے جو اس لائق ہے کہ عزیز احباب اور انجمن ہائے اہل حدیث اس کتاب کو عام لوگوں میں تقسیم کرائیں۔ قیمت فی نسخہ ۲؍۔ فی صدی برغرض تقسیم دس روپے عہ

خصائل النبی

ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پر نور کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان۔ بچوں کے لئے مفید ہے۔ قیمت ۱؍

پیروی صحابیات

مسلمان مردوں اور عورتوں، سب کے لئے دین کے کاموں میں صحابہ کرام سب سے اچھا نمونہ ہیں۔ مردوں کو صحابہ کا نمونہ اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہے البتہ عورتوں کو اس کی کمی تھی۔ مولوی عبد الکریم فیروزپوری نے اس کتاب میں صحابیات (صحابہ کرام کی بیویوں) کے حالات پنجابی زبان میں نظم کئے ہیں۔ پنجابی جاننے والی عورتوں کے لئے یہ کتاب بہت مفید ہے۔ قیمت ۸؍

فتنہ خلق قرآن

وہ قابل قدر اور شاندار مباحثہ جو مسئلہ خلق قرآن پر خلیفہ مامون رشید کے دربار میں امام عبد العزیز کی اور حکومت وقت کے علماء کے مابین ہوا تھا۔ جس میں امام ممدوح کو عظیم الشان کامیابی ہوئی تھی۔ قیمت چھ آنے

نوٹ:۔ محصول ڈاک سب کتابوں کا بذمہ خریدار ہوگا۔

منگوانے کا پتہ:۔

دفتر اہلحدیث امرتسر

المرقات فی احکام الصلوٰۃ

مصنفہ مولوی عبد الجبار صاحب ابن مولوی محمد جمال صاحب جس میں نماز کے اقسام، شرائط، نواقض اور دیگر ضروری مسائل نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ کتابت، طباعت وغیرہ عمدہ۔ ضخامت ۹۲ صفحات۔ سائز ۲۶×۲۰ قیمت ۶؍

نماز کامل

مرتبہ ابو سعید عبد العزیز مدرس مدرسہ دار الحدیث لودیانہ۔ جس میں [illegible] کے متعلق اذکار و ادعیہ ماثورہ وغیرہ درج ہیں۔ کتابت، طباعت [illegible] قیمت ۱؍ محصول ڈاک بذمہ [illegible] ہوگا۔

(منگوانے کا پتہ)

[illegible] اہلحدیث امرتسر